تفہیم المسیح

از

وکلف اے سنگھ

یسُوع المسیح کی زمینی خدمت کے دوران جب لوگ آپ کا پُرفضل کلام سُنتے اور محیرُ العقل کاموں کو دیکھتے تو بڑے متعجب ہوکر اکثر سوال کیا کرتے تھے کہ " یہ کون ہے ؟ " موجُودہ دَور بھی اِس سے مستثنیٰ نہیں آج بھی لوگ جب اِنجیل کا مُطالعہ کرتے ہیں تو یہ سوچنے لگتے ہیں کہ "یہ کون ہے ؟"

کلمتُہ اللہ المسیح کی کیا کیا صفات ہیں ؟ آپ کی پُرفضل ذات کے بارے میں ہم اِنجیل کی روشنی میں کیا کچھ کہہ سکتے ہیں ؟ کیا آپ فقط بشر تھے یا اِس سے بڑھ کر کوئی ہستی ؟

" تفہیم المسیح " میں المسیح کی ذاتِ اَقدس سے متعلق اُبھرنے والے سوالات کے جواب بالترتیب اور بڑے اَحسن طریقے سے پیش کئے گئے ہیں تاکہ قاری آپ کے بارے میں اپنی شخصی رائے قائم کرسکے۔

تفہیم المسیح

از

وِکلف اے۔ سنگھ

ناشرین

ایم۔ آئی۔ کے

۳۶ فیروز پُور روڈ لاہور

بار ______ اوّل

تعداد ______ دو ہزار

قیمت ______ ۱۵ روپے

سنہ ۱۹۹۸ء

جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

مینجر ایم - آئی - کے نے طُفیل آرٹ پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور سے شائع کیا۔

فہرستِ مضامین

باب	عنوان	صفحہ
	عرضِ مُصنِّف	۷
	دیباچہ	۹
۱	اُلوہیّتِ مسیح	۱۱
	۱- یسُوع المسیح کے الٰہی نام والقاب	۱۱
	ا- یہواہ	۱۲
	ب- الفا اور اومیگا	۱۴
	ج- خُداوند	۱۵
	د- نجات دہندہ	۱۶
	ہ- خالق	۱۸
	و- مُنصِف	۲۰
	ز- ابنِ خُدا	۲۱
	ح- خُدا	۲۵
	۲- المسیح کے لئے حق تعالیٰ کی غیر مُشترک صفات	۲۵
	ا- ہر جا حاضر و ناظر	۲۶
	ب- عالِمُ الغیب	۲۷
	ج- قادرِ مُطلق	۳۰
	د- لاتبدیل	۳۲

باب	عنوان	صفحہ
	ہ۔ مُقدّس اور مُطلقاً پاک	۳۳
	و۔ خُدائی جَوہر	۳۹
	۳۔ المسیح کے نام والقاب اور امتیازی اوصاف کی فہرست	۴۱
۲	المسیح کی فطرتِ انسانی	۴۹
	المسیح کی فطرتِ انسانی اور ہماری فطرت میں فرق	۵۳
۳	المسیح کی شخصیت میں الٰہی اور انسانی ذات	۶۰
	۱۔ المسیح میں دونوں ذاتوں کا اِتّحاد اور ملاپ	۶۰
	۲۔ المسیح میں دو ذاتوں کے موجُود ہونے کی ضرورت	۶۴
	۳۔ المسیح میں اِن دو ذاتوں کی موجودگی اَبدی ہے	۶۶
۴	یسوُع المسیح کے منصب	۶۸
	۱۔ بطور نبی	۶۸
	۲۔ بطور کاہن	۷۴
	۳۔ بطور بادشاہ	۸۴
۵	یسوُع المسیح کی موجُودہ اور آئندہ خِدمت	۸۹
	۱۔ یسوُع المسیح کی موجُودہ خِدمت	۹۰
	ا۔ بطور نبی	۹۰
	ب۔ بطور کاہن	۹۱
	ج۔ بطور بادشاہ	۹۲

باب	عنوان	صفحہ
	۲۔ یسوُع المسیح کی آئندہ خِدمت	۹۳
	ا۔ آمدِ ثانی	۹۳
	ب۔ ہزار سالہ بادشاہی	۹۸
	ج۔ آخری عدالت	۹۹

عرضِ مُصنّف

یسوؔع المسیح کی زمینی خدمت کے دوران جب لوگ آپ کا پُرفضل کلام سنتے اور محیّرالعقل کاموں کو دیکھتے تو بڑے حیران ہوکر اکثر سوال کیا کرتے تھے کہ "یہ کون ہے؟" وہ یہ جاننے کے بڑے مشتاق رہتے تھے کہ اِس بڑھئی کے بیٹے میں حکمت اور معجزانہ قدرت کہاں سے آگئی؟

موجودہ دَور بھی اِس سے مستثنیٰ نہیں۔ آج بھی لوگ جب انجیلِ جلیل کا مطالعہ کرتے اور آپ کے حالاتِ زندگی سے آگاہ ہوتے ہیں تو بڑے متجسس ہوکر یہ سوچنے لگتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ کیونکہ انہیں آپ کی زندگی میں ایسی صِفات نظر آتی ہیں جو عام صفاتِ بشری سے بڑھ کر ہیں۔

مجھے اپنی بشارتی خدمت میں اکثر اِس سوال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ صرف غیر مسیحی ہی نہیں بلکہ مسیحی بھی آپ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں بڑے شش و پنج میں مُبتلا ہیں۔ گو ایماناً تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ الٰہی شخصیت ہیں لیکن عقلاً نہیں جانتے کہ کیونکر!

اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ نہیں جانتے کہ یسوؔع المسیح اور ہم انسانوں میں ایک فرقِ عظیم پایا جاتا ہے۔ یسوؔع المسیح پہلے روحانی ہیں اور جسم بعد میں اختیار کیا، جبکہ ہم پہلے جسمانی ہیں اور روحانی بعد میں بنتے ہیں۔ بدیں وجہ جب وہ آپ کے کام، تعلیمات اور زندگی پر غور کرتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔

آپ چونکہ پہلے الٰہی ہیں اس لئے آپ نے بطور انسان اِس جہان میں جو زندگی بسر کی، جو کام کئے اور جو تعلیم دی وہ سب آپ کی اُسی الوہیت کے تابع تھی۔ مثلاً آپ نے بے گناہ زندگی گزاری، لوگوں کے گناہ بخشے اور آپ نے دشمنوں سے محبّت رکھنے کی تعلیم دی۔ یہ سب خاصۂ الوہیت ہیں، انسانی فطرت کے خلاف اور ہماری نظروں میں عجیب۔ مَیں نے اِس کتاب میں اِسی فرق کو بیان کیا ہے تاکہ ہر خاص و عام کو آپ کی ذاتِ اقدس کو سمجھنے میں مدد ملے۔

کافی عرصہ سے میرے دل پر بوجھ تھا کہ میں اِس موضوع پر کوئی کتاب لکھوں۔ چنانچہ تحقیق و تفتیش کرتا رہا اور اب خداوند کے فضل سے میری وہ تحقیق "تفہیم المسیح" کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔

اِس سلسلے میں مَیں اُن تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری مدد فرمائی۔ خاص طور پر مَیں PACTEE کا ممنون ہوں کہ اُنہوں نے مجھے اپنی لائبریری سے آزادانہ استفادہ کرنے کی اجازت دی۔ اور پھر اپنے دوست اور خداوند میں بھائی اسلم ضیائی کا کہ اُنہوں نے مجھے اِس موضوع پر کتب فراہم کیں۔ اور آخر میں مَیں مسیحی اشاعت خانہ کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں جس کی مدد و اعانت اور حوصلہ افزائی کے بغیر اِس کتاب کی تکمیل و اشاعت ناممکن تھی۔ مَیں دعاگو ہوں کہ خدا اِن سب کو جزائے خیر دے۔

امید واثق ہے کہ اِس کتاب کے مطالعہ سے بہتوں کے دلوں میں یسوع المسیح کی ذاتِ اقدس کے بارے میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں دُور ہو جائیں گی اور وہ آپ کی ذاتِ مبارک کو بہتر طور پر سمجھنے لگیں گے۔

احقر

وکلف اے۔ سنگھ

دیباچہ

اِس دُنیا میں متعدد مذاہب پائے جاتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے بانی نیک و صالح اور جملہ انسانوں میں بہترین انسان تھے، تاہم وہ محض بشر ہی تھے۔ اُن میں سے اکثر کی تعلیم اُن کے غور و فکر کا نتیجہ تھی۔ اُنہوں نے اپنے تجربات یا باطنی تنویر سے جو کچھ معلوم کیا اُسے دُنیا کے سامنے پیش کر دیا جبکہ بعض نے دعویٰ کیا کہ اُن کی تعلیمات مِن جانب اللہ ہیں۔

لیکن مسیحیت کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ مسیحیت کی تعلیم کسی وحی و الہام کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ کلمۃ اللہ المسیح کے اُن فرموداتِ عالیہ پر مشتمل ہے جو آپ نے اپنی خدمت کے دوران ارشاد فرمائے اور جنہیں حسب ضرورت آپ کے حوارین اور دیگر شاگردوں نے رُوح القدس کی راہنمائی و ہدایت سے قلمبند کیا تاکہ لوگ انتظامِ الٰہی سے آگاہ و مستفیض ہو سکیں۔

مسیحیت کی لاثانیت اِس بات میں ہے کہ یسوع المسیح کی ذاتِ اقدس لاثانی تھی۔ آپ دیگر بانیان مذہب کی مانند محض انسان نہیں تھے بلکہ خُدا/انسان، بالفاظِ دیگر آپ ایک ایسے شخص تھے جن میں الوہیت کی ساری معموری سکونت کرتی تھی۔

بے شک اِس بات کو سمجھنا مشکل تو ہے کیونکہ ہمیں تاریخِ عالم میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کوئی بیک وقت خدا بھی ہوا اور انسان بھی اور نہ اِس سلسلے میں اپنے تجربہ ہی سے کوئی مدد حاصل ہو سکتی ہے، کیونکہ ہم سب محض

انسان ہی ہیں۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یسوع المسیح کے خدائے مجسّم ہونے کا دعویٰ کوئی فرضی کہانی یا محض عقیدہ ہے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انجیل جلیل کی گواہی سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

کلامِ مُقدّس میں ایسے حقائق موجود ہیں جو المسیح کو الٰہی ذات ظاہر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے شواہد بھی ہیں جو آپ کو انسان ثابت کرتے ہیں۔ یہ دو طبیعتیں یسوع المسیح کی ذاتِ اقدس میں یکجا ہو جاتی ہیں اور یہی وہ حقیقت ہے جو آپ کو دیگر بانیانِ مذاہب کے بالمقابل لاثانی بناتی ہے۔

آپ ایک طرف تو کامل خدا ہیں اور دوسری طرف کامل انسان۔آپ بیک وقت کامل خدا اور کامل انسان ہیں۔

پہلا باب

اُلوہیتِ مسیح

تمام بانیانِ مذاہب میں یسوع المسیح ہی وہ واحد ہستی ہیں جن کی ذاتِ اقدس پر سب سے زیادہ حملے کئے جاتے ہیں۔کوئی آپ کو محض اِنسان یا ایک نیک اِنسان ثابت کرنے میں شب و رُوز مصروف ہے۔کوئی آپ کو صرف ایک نبی مانتا ہے اور بعض تو آپ کو ایک فریب خُوردہ شخص کہنے سے بھی نہیں چُوکتے۔لیکن حقیقت کیا ہے ؟

اگر کوئی یسوع المسیح کی ذاتِ بابرکت کے بارے میں جاننا چاہتا ہے تو لازم ہے کہ وہ بائبل مُقدّس کا مطالعہ کرے ، کیونکہ یہی وہ واحد کتاب ہے جس میں آپ کے حالاتِ زندگی یعنی وِلادت ، لڑکپن ، جوانی ، تبلیغ کا مفصّل بیان ہے۔ اگر وہ اس کا مطالعہ غیر متعصبانہ اور غیر جانبدارانہ نظر سے کرے گا تو اُس پر جلد ہی روشن ہو جائے گا کہ آپ کامل خدا اور کامل انسان ہیں۔

ہم یہاں پہلے اُن نِکات کو پیش کرتے ہیں جو آپ کو کامل خُدا ثابت کرتے ہیں۔ اور آپ کے کامل انسان ہونے کو آگے چل کر بیان کریں گے :

۱۔ یسوع المسیح کے الٰہی نام والقاب

سامی زبانوں میں نام اکثر بامعنی ہوتے ہیں۔مشرقی والدین اپنے بچّوں

کے نام بڑی احتیاط سے رکھتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ نام کا اثر اُن کے بچّوں پر بھی پڑے گا۔ پُرانا عہد نامہ چونکہ سامی زُبان اور مشرقی ماحول میں لکھا گیا ہے اِس لئے اِس میں حق تعالیٰ کے لئے جو نام والقاب استعمال ہوئے ہیں وہ سب بامعنی ہیں۔ یسوؔع المسیح نے بھی اپنے لئے اِنہی ناموں کو اِستعمال کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ خود خدا ہیں۔ ہم یہاں چند ایک ناموں کا ذکر کرتے ہیں :

۱۔ یہوؔاہ (یہووہ)

یہوؔاہ (یہووہ) خُدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ یہ نام یہودیوں کے نزدیک اتنا مقدّس تھا کہ وہ اِس نام کو کبھی بھی زُبان پر نہ لاتے تھے اور کاتب اِسے لکھنے سے پہلے دعا مانگتے، غسل کرتے اور اپنے قلم کو بار بار دھوتے تھے۔

اِس نام کا مطلب پہلی مرتبہ خروج باب ۳ میں بتایا گیا۔ جب خدا نے حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کو ملکِ مصرؔ کی غلامی سے مخلصی دلانے کے لئے مقرر کیا تو حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر لوگ پُوچھیں کہ تجھے کس نے بھیجا ہے تو میں اُن کو تیرا کیا نام بتاؤں ؟ خدا نے جواب دیا تو کہنا کہ "مَیں جو ہُوں سو مَیں ہوں" نے بھیجا ہے (خروج ۳ : ۱۳ ، ۱۴)۔

"مَیں ہوں" اُسی مادہ سے نِکلا ہے جس سے خروج ۳ : ۱۵ میں "یہوِہ" نِکلا ہے۔ یُوں "میں ہوں سو مَیں ہوں" "یہوہ" کی تشریح کرتا ہے۔ یعنی یہوہ وہی ازل سے ابد تک قائم رہنے والی لامحدود ہستی ہے جو دُنیا کا خالق و مالک ہے۔

دلچسپ بات تو یہ ہے کہ یسوؔع المسیح نے متعدد بار "یہوہ" کا مترادف

"مَیں ہُوں" اپنے لئے بھی اِستعمال کیا۔ اِس کی سب سے واضح مثال ہمیں آپ کی یہودیوں کے ساتھ گفتگو میں ملتی ہے۔ دورانِ گفتگو آپ نے اُن سے کہا "تمہارا باپ ابرہؔام میرا دِن دیکھنے کی اُمید پر بہت خوش تھا۔ چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہُوا۔" یہودیوں نے اُس سے کہا "تیری عُمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں پھر کیا تُو نے ابرہؔام کو دیکھا ہے؟" آپ نے اُنہیں جواب دیا "پیشتر اُس سے کہ ابرہؔام پیدا ہُوا مَیں ہوں" (یوحنا ۸ : ۵۶-۵۸)۔ یہ سُنتے ہی یہودیوں نے آپ کو سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھائے کیونکہ وہ بجا طور پر سمجھتے تھے کہ آپ خدا ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

دیگر موقعوں پر بھی یسوؔع المسیح نے اِس اصطلاح "مَیں ہُوں" کو اپنے لئے اِستعمال کیا۔ مثلاً یوحنّا ۸ : ۲۴ "اگر تم ایمان نہ لاؤ گے کہ مَیں وہی ہُوں تو اپنے گناہوں میں مرو گے۔" یہاں "میں ہوں" کے درمیان "وہی" کا لفظ اضافی ہے۔ یہ یونانی اصل میں شامل نہیں۔ وہاں صرف "میں ہوں" (ایگوایمی) آیا ہے۔

نئے عہد نامہ کے مصنفین نے عہدِ عتیق کے اُن حوالوں کو جو یہوؔاہ کی طرف اشارہ کرتے تھے بلا جھجک یسوؔع المسیح سے منسوب کر دیا۔ مثلاً پرانے عہد نامہ میں یہ آیت ملتی ہے "جو کوئی خداوند (یہوِہ) کا نام لے گا نجات پائے گا" (یُوایل ۲ : ۳۲)۔ پولسؔ رسول اِس کا اطلاق یسوؔع المسیح پر کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں "جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا" (رومیوں ۱۰ : ۱۳)۔

مقدس پطرس بھی یُوایل کی اِسی آیت کو اعمال ۲ : ۲۱ میں پیش کرتے ہیں۔ جب لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ نجات پانے کے لئے کیا کریں تو رسول جواب

دیتا ہے "توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے ..." (اعمال ۲ : ۳۸)۔ اگر پطرس رسول یسوع المسیح کو خدا نہ سمجھتا ہوتا تو وہ بڑی آسانی سے کہہ سکتا تھا کہ یہوواہ کے نام پر بپتسمہ لو اور یہ یہودی ایمان کا تسلسل بھی ہوتا۔

شاگرد تو یسوع المسیح کو خدائے مجسم جانتے ہی تھے، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آپ کے دشمنوں نے بھی یہی سمجھا کہ آپ خدا ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں (دیکھئے یوحنا ۱۰ : ۳۰-۳۳)۔

ب۔ الفا اور اومیگا

الفا یونانی حروف تہجی کا پہلا حرف ہے اور اومیگا آخری۔ لہٰذا یہ حق تعالیٰ کی بڑی عمدگی سے تشریح کرتے ہیں۔ اس سے پیشتر کہ کائنات وجود میں آئی خدا موجود تھا اور جب دنیا کا خاتمہ ہوگا تب بھی خدا موجود رہے گا۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں خدا کہتا ہے "... میں خداوند نے جو اوّل و آخر ہوں۔ وہ میں ہی ہوں" (۴۱ : ۴)۔ پھر بنی اسرائیل کو مخاطب کرتا اور کہتا ہے: "میں وہی ہوں۔ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں" (یسعیاہ ۴۸ : ۱۲؛ مزید دیکھئے مکاشفہ ۱ : ۸؛ ۲۱ : ۶-۷)۔

پاک کلام میں نہ صرف ربِّ کریم کو بلکہ یسوع المسیح کو بھی الفا اور اومیگا کہا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

"اس نے یہ کہہ کر مجھ پر اپنا داہنا ہاتھ رکھا کہ خوف نہ کر۔ میں اوّل اور آخر اور زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا اور

دیکھ ابدُالآباد زندہ رہوں گا اور موت اور عالمِ ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔"

(مکاشفہ ۱ : ۱۷-۱۸)

"سمرنہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جو اوّل و آخر ہے اور جو مر گیا تھا اور زندہ ہوا وہ یہ فرماتا ہے کہ ..."

(مکاشفہ ۲ : ۸)۔

"دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔ میں الفا اور اومیگا۔ اوّل و آخر۔ ابتدا و انتہا ہوں"

(مکاشفہ ۲۲ : ۱۲-۱۳)۔

اِن آیات سے بھی ثابت ہے کہ یسوع المسیح خدائے مجسم ہیں۔

(مزید ملاحظہ فرمایئے کلسیوں ۱ : ۱۷ اور ۱۔پطرس ۱ : ۲۰)

ج۔ خُداوند

عہدِ عتیق میں لفظ 'یہوہ' کا اردو ترجمہ اکثر 'خداوند' کیا گیا ہے مثلاً "اور خُداوند (یہوہ) نے کہا میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں خوب دیکھی ..." (خروج ۳ : ۷)۔ ہفتادی ترجمہ (عہدِ عتیق کا یونانی ترجمہ) اور نئے عہد نامہ میں خداوند کے لئے لفظ "کُوریُوس" KYRIOS آیا ہے۔ یعنی یہودی لوگ یونانی زبان استعمال کرتے وقت 'یہوہ' کے بدلے "کُریُوس" اِستعمال کرتے تھے۔ نئے عہد نامہ میں لفظ "کُریُوس" کے دو مطلب تھے۔ پہلے مطلب

کا تعلق ادب و احترام سے تھا جیسے لفظ "جناب" ہے۔ لیکن دُوسرے یعنی مقدّس کے معنوں میں اِس کا اطلاق الُوہیت پر ہوتا تھا۔

کبھی کبھی نئے عہد نامہ میں ادب و احترام کے لحاظ سے لفظ خداوند کا استعمال یسوؔع المسیح کے لئے ہوا ہے۔ مثلاً عورت نے اُس سے کہا اے خداوند تیرے پاس پانی بھرنے کو تو کچھ ہے نہیں اور کُواں گہرا ہے . . ." (یوحنّا ۴ : ۱۱) ۔ لیکن متعدد مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں لفظ "خداوند" یسوؔع المسیح کے لئے خدا کے معنوں میں مستعمل ہے۔ پولسؔ ا۔کرنتھیوں ۱۲ : ۳ میں اس لفظ کو یسوؔع المسیح کے لئے خُدا کے معنوں میں استعمال کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے "پس میں تمہیں جتاتا ہوں کہ جو کوئی خدا کے رُوح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ یسوؔع ملعُون ہے اور نہ کوئی روح القدس کے بغیر کہہ سکتا ہے کہ یسوؔع خداوند ہے۔"

ایک مرتبہ یہودی یسوؔع المسیح کے ایک شاگرد ستفنُس کو سنگسار کر رہے تھے تو وہ یہ کہہ کر دُعا کرتا رہا کہ "اے خداوند یسوؔع! میری رُوح کو قبول کر۔" پھر اُس نے گھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پُکارا "اے خداوند! یہ گناہ اِن کے ذِمّہ نہ لگا اور یہ کہہ کر سو گیا" (اعمال ۷ : ۵۹-۶۰)۔ یہاں صاف ظاہر ہے کہ ستفنُس یسوؔع المسیح کو بطور خدا جانتا تھا، اِسی لئے وہ کہتا ہے "اے خداوند! یہ گناہ اِن کے ذمہ نہ لگا۔"

د۔ نجات دہندہ

ہر ایک آدمی نسلِ آدؔم سے تعلق رکھنے کے باعث حضرت آدؔم کے گناہ میں شریک ہے اور یوں وہ حق تعالیٰ کی نظر میں گنہگار ہے۔ اب

چونکہ وہ گنہگار ہے اس لئے وہ خود اپنے گناہ کا کفارہ دے نہیں سکتا۔ لازم ہے کہ کوئی اَور جو گناہ سے مُعرّا و مبرّا ہو اُس کے گناہ کا کفارہ ادا کرے۔

خُداوند کریم انسان سے محبت رکھتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ وہ ہلاک ہو۔ چنانچہ جب اُس نے اُس کی بے بسی دیکھی تو اِعلان کیا "میں ہی یہوؔواہ (یہوہ) ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں" (یسعیاہ ۴۳ : ۱۱)۔

مقدس پولسؔ ا۔تیمتھیُس ۴ : ۱۰ میں یُوں رقمطراز ہیں: "ہماری اُمید اُس زِندہ خدا پر لگی ہوئی ہے جو سب آدمیوں کا خاص کر ایمانداروں کا مُنجی ہے۔"

پھر مُقدّسہ مرؔیم جب حضرت یوحنّا (یحییٰ نبی) کی والدہ سے ملنے گئیں تو اُنہوں نے خدا کی تعریف میں گیت گایا۔ اِس میں وہ خدا کو اپنا مُنجی قرار دیتی ہیں۔ فرمایا "میری رُوح میرے مُنجیّ خدا سے خوش ہُوئی" (لوقا ۱ : ۴۷)۔

پس ظاہر ہے کہ صرف خدا ہی گنہگار اِنسانوں کا نجات دہندہ ہے۔

لیکن جب ہم نئے عہد نامہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی المسیح کو نجات دہندہ بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

"اُس کے بیٹا ہوگا اور تو اُس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا" (متّی ۱ : ۲۱)

"دوسرے دن اُس (یُوحنّا = یحییٰ نبی) نے یسوؔع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے" (یوحنّا ۱ : ۲۹)۔

"آج داؤؔد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہُوا ہے۔

یعنی مسیح خداوند" (لوقا ۲: ۱۱)۔

پولس رسول ططس کے نام اپنے خط میں اُسے نصیحت کرتے ہیں کہ "اُس مبارک اُمید یعنی اپنے بزرگ خُدا اور مُنجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں" (ططس ۲: ۱۳)۔

اِس خط کا متن بڑا اہم ہے کیونکہ یہاں چار مرتبہ کبھی خُدا کو اور کبھی یسوع المسیح کو نجات دہندہ یعنی منجی کہا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

"ہر طرح کی دیانتداری اچھی طرح ظاہر کریں تاکہ اُن سے ہر بات میں ہمارے مُنجی خدا کی تعلیم کو رونق ہو" (۲: ۱۰)۔

"اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں" (۲: ۱۳)۔

"مگر جب ہمارے منجی خدا کی مہربانی اور انسان کے ساتھ اُس کی الفت ظاہر ہوئی" (۳: ۴)۔

"جسے اُس نے ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر افراط سے نازل کیا" (۳: ۶)۔

۵۔ خالق

اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس دنیا کا خالق خُدا ہے۔ بائبل مقدس بھی یہی بیان کرتی ہے۔ اِس کی پہلی ہی آیت میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے:

"خدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا" (پیدائش ۱: ۱)۔

عہدِ عتیق میں بار بار اِس کا ذکر آیا ہے:

حضرت ایوب فرماتے ہیں: "خدا کی روح نے مجھے بنایا ہے اور قادرِ مطلق کا دم مجھے زندگی بخشتا ہے" (ایوب ۳۳: ۴)۔

حضرت داؤد رقمطراز ہیں: "سمندر اُس کا ہے۔ اُسی نے اُس کو بنایا اور اُسی کے ہاتھوں نے خشکی کو بھی تیار کیا" (زبور ۹۵: ۵۔ مزید دیکھئے زبور ۱۰۲: ۲۵؛ یسعیاہ ۴۰: ۲۸)۔

لیکن نئے عہد نامہ میں یسوع المسیح کو بھی خالق بتایا گیا ہے اور یوں آپ کی الوہیت کی تصدیق ہوئی۔ ملاحظہ کریں:

"یہی (المسیح) ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہُوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی ... وہ دنیا میں تھا اور دنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اُسے نہ پہچانا" (یوحنا ۱: ۲-۳، ۱۰)۔

پولس رسول بھی یہی کچھ بیان کرتے ہیں:

"اُسی (المسیح) میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اندیکھی۔ تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات۔ سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں" (کلسیوں ۱: ۱۶-۱۷)۔

عبرانیوں کا مُصنّف کہتا ہے:

"اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلہ سے اُس نے عالَم بھی پیدا کئے ... اے خداوند! (المسیح)

تُو نے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری ہیں" (عبرانیوں ۱: ۲، ۱۰)۔

و۔ مُنصِف

عہدِ عتیق میں صاف طور سے بتلا دیا گیا ہے کہ خدا ہر ایک انسان کی عدالت کرے گا۔ "اپنی اُمّت کی عدالت کرنے کے لئے وہ آسمان و زمین کو طلب کرے گا ... کیونکہ خدا آپ ہی انصاف کرنے والا ہے" (زبور ۵۰: ۴، ۶ مزید دیکھئے زبور ۹۶: ۱۳، عبرانیوں ۱۲: ۲۳-۲۴)۔

لیکن نئے عہد نامہ میں بتایا گیا ہے کہ خدا نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپُرد کر دیا ہے۔ "باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے" (یوحنا ۵: ۲۲)۔ اِس کی وجہ اگلی آیت میں بیان کر دی گئی ہے: "تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں" (۲۳)۔ کیا باپ کی بطور خدا عزت کی جاتی ہے؟ بے شک کی جاتی ہے۔ پس لازم ہے کہ ہم بیٹے کی بھی بطور خدا عزت کریں۔

نئے عہد نامہ میں اَور بھی حوالے ملتے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یسوع المسیح دنیا کی عدالت کریں گے۔ مثلاً ۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۰ "ضرور ہے کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے"۔ مزید دیکھئے ۲ تمیتھیس ۴: ۱؛ مکاشفہ ۲: ۲۳۔

اِن آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع المسیح ہی یہوہ (یہوواہ) ہیں جو تمام لوگوں کی عدالت کریں گے۔

ہم نے یہاں یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ المسیح ہی (یہوواہ) خدا ہیں آپ کے

کُل ناموں اور القابات کو بیان نہیں کیا، تاہم اِن کا ذکر ناموں، القابات اور امتیازی اوصاف کی فہرست میں کر دیا گیا ہے (دیکھئے صفحہ ۴۱)۔

ز۔ ابنِ خُدا

بائبل میں لفظ "بیٹا" مجازی اور حقیقی دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

یسوع المسیح کے بارے میں لفظ "بیٹا" چار طرح سے استعمال ہوا ہے: ابنِ مریم، ابنِ داؤد، ابنِ آدم اور ابنِ خدا۔ یہ چاروں طریقے یسوع کے اپنے باپ اور نسلِ انسانی کے ساتھ فطری تعلق کو بیان کرتے ہیں۔

ابنِ مریم: انسان ہونے کے ناطے سے آپ کی صرف والدہ تھیں باپ نہیں تھا۔ اِن معنوں میں یسوع المسیح مریم صدیقہ کے لفظی اور جسمانی "بیٹے" تھے۔

ابنِ داؤد: آپ داؤد کی پہلی نسل سے نہیں تھے۔ لیکن اِس کا مطلب یہ تھا کہ آپ داؤد کی اولاد اور وارث ہیں۔ صدیقہ مریم اور یوسف دونوں داؤد کی نسل سے تھے۔

ابنِ آدم: یہ اصطلاح سب سے پہلے عہدِ عتیق میں استعمال ہوئی۔ عہدِ عتیق کی کئی آیات میں اِس کا اشارہ المسیح کی طرف ہی ہے۔ مثلاً دانی ایل ۷: ۱۳-۱۴۔

نئے عہدنامہ میں "ابنِ آدم" کی اصطلاح صرف یسوعؔ المسیح کے لئے مستعمل ہے ماسوا عبرانیوں ۲ : ۶-۸ کے جہاں اِسے عام معنوں میں بنی نوع انسان کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن یسوع المسیح نے اِسے خاص اپنے لئے استعمال کیا ہے۔ متیؔ کی انجیل میں یہ اصطلاح بتیس[۳۲] مرتبہ، مرقس میں پندرہ[۱۵] مرتبہ، لوقا میں پچیس[۲۵] مرتبہ اور یوحنا کی انجیل میں بارہ مرتبہ اِستعمال[۱] ہوئی ہے اور ہر مرتبہ ماسوا یوحنا ۱۲ : ۳۴ کے یسوعؔ المسیح نے خود اِسے اپنے لئے اِستعمال کیا ہے۔

ابنِ خدا : جیساکہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے ذاتِ الٰہی میں کثرت ہے اور یہ کثرت باطنی ہے اور باپ، بیٹا اور رُوح القدس کی صُورت میں تثلیثی ہے۔ اِن اقانیم میں سے بیٹا مجسّم ہُوا۔ اب چونکہ بیٹے کا جوہر وہی ہے جو باپ اور رُوح القدس کا ہے اِس لئے آپ بھی اُن کی مانند ازلی وابدی خدا ہیں۔ بریں بِنا آپ کو خدائے مجسّم بھی کہا جاتا ہے۔

یسوعؔ المسیح نے اِس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے لئے ابنِ خدا یا "خُدا کا بیٹا" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ مثلاً ایک مرتبہ آپ یہودیوں سے گفتگو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا بیٹا ابد تک رہتا ہے۔ پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہوگے" (یوحنا ۸ : ۳۴ - ۳۶)۔ یہاں آپ نے اپنے

لئے "بیٹا" کا لقب استعمال کیا۔ پھر آپ کو گرفتار کر کے سردار کاہن کے سامنے پیش کیا گیا لیکن آپ نے اُس کے سوالوں کا جواب نہ دیا۔ تب سردار کاہن نے آپ سے زور دیکر پوچھا "کیا تو اُس ستُوده کا بیٹا مسیح ہے ؟" یسوعؔ المسیح نے جواب دیا "ہاں مَیں ہوں"۔ اِس پر سردار کاہن نے اپنے کپڑے[۱] پھاڑے اور کہا "اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی ؟ تم نے یہ کفر سُنا ؟" (مرقس ۱۴ : ۶۱ - ۶۳)۔ پھر جب سردار کاہن نے یسوعؔ المسیح کو رومی گورنر کے سامنے پیش کیا تو آپ پر یہی الزام لگایا۔ اُس نے کہا "ہم اہلِ شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وہ قتل کے لائق ہے کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا" (یوحنا ۱۹ : ۷؛ مزید دیکھئے متیؔ ۲۶ : ۶۳ ؛ لُوقا ۲۲ : ۷۰)۔

یہودیوں کے نزدیک "بیٹا" باپ کے برابر ہی سمجھا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ یسوعؔ المسیح عیدِ تجدید کے دن ہیکل کے اندر سلیمانی برآمدہ میں ٹہل رہے تھے۔ یہودی فوراً آپ کے گرد جمع ہو گئے اور آپ سے کہنے لگے "تو کب تک ہمارے دل کو ڈانواں ڈول رکھے گا ؟ اگر تُو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے"۔ آپ نے اُنہیں جواب دیا "مَیں نے تو تُم سے کہہ دیا مگر تم یقین

---

۱ یہودیوں میں دستور تھا کہ وہ اپنا غم ظاہر کرنے یا کُفر سن کر احتجاج کرنے کے لئے اپنا لباس پھاڑ دیتے تھے۔ لیکن سردار کاہن کو ایسا کرنا منع تھا۔ دیکھئے احبار ۲۱ : ۱۰۔ "اور وہ جو اپنے بھائیوں کے درمیان سردار کاہن ہو جس کے سر پر مسح کرنے کا تیل ڈالا گیا اور جو پاک لباس پہننے کے لئے مخصوص کیا گیا وہ ... اپنے کپڑے نہ پھاڑے"۔

نہیں کرتے ۔ جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں . . . میں اور باپ ایک ہیں"۔ یہ سنتے ہی یہودیوں نے آپ کو سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھا لئے ۔ اِس پر آپ نے اُن سے دریافت کیا تم " کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو ؟" یہودیوں نے جواب دیا " کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے"۔ یسوع المسیح نے جواب دیا " تم اُس شخص سے جسے باپ نے مُقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کُفر بکتا ہے اس لئے کہ مَیں نے کہا مَیں خدا کا بیٹا ہوں" (یُوحنا ۱۰ : ۲۲ - ۳۶ ؛ مزید دیکھئے یوحنا ۵ : ۱۸)۔

اِس سلسلے میں ایک مسیحی عالم کہتا ہے : "مسیح کی ابنیت جوہر اور پوزیشن میں اقنوم اوّل کی پدریت سے کسی بھی طرح چھوٹے ہونے کا تصور پیش نہیں کرتی "۔

ایک اور مُفسّر ایک بڑا کلیدی نکتہ پیش کرتا ہے :

" چونکہ سامی شعور ہی کلام پاک کی طرزِ ادائیگی کی بنیاد ہے اس لئے جب کبھی کلام پاک مسیح کو 'خدا کا بیٹا' کہتا ہے تو وہ اس کی حقیقی الوہیّت کو بیان کرتا ہے ۔ یہ اس لاثانی تعلق کی نشاندہی کرتا ہے جس کا دعویٰ کوئی جاندار نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس میں شامل ہو سکتا ہے ۔ جس طرح انسانی بیٹا اپنے باپ کی بنیادی فطرت اپنے میں رکھتا ہے ، اُسی طرح خُدا کا بیٹا یسوع المسیح بنیادی فطرت میں اپنے باپ (خدا) کی مانند ہے "۔

یسوع المسیح کے خُدا کا بیٹا ہونے کے بارے میں کلام مقدس کی گواہی اور یہودیوں کے ردِّ عمل سے صاف ظاہر ہے کہ جب آپ نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا تو آپ اپنے سامعین پر ظاہر کر رہے تھے کہ آپ مجسّم خدا ہیں ۔

ح ۔ خُدا

جب توما رسول آپ کے جی اٹھنے کے بعد آپ کو دیکھ کر ایمان لایا کہ آپ فی الحقیقت جی اٹھے ہیں اور کہا "اے میرے خداوند ! اے میرے خدا !" (یوحنا ۲۰ : ۲۸) تو آپ نے اِس پر کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ اسے قبول فرمایا ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ جانتے اور مانتے تھے کہ آپ خدائے مجسم ہیں ۔

۲ ۔ المسیح کے لئے حق تعالیٰ کی غیر مشترک صفات

باری تعالیٰ میں دو قسم کے اوصاف پائے جاتے ہیں ۔ ایک مشترک اور دوسرے غیر مشترک ۔ مشترک اوصاف اس کی تخلیق میں بھی پائے جاتے ہیں ۔ مثلاً خدا سوچ سکتا ، فیصلہ کر سکتا اور محبت رکھ سکتا ہے (علیٰ ہذا القیاس) تو انسان میں بھی یہی اوصاف پائے جاتے ہیں یعنی وہ سوچ سکتا ، فیصلہ کر سکتا اور محبت رکھ سکتا ہے ۔

لیکن غیر مشترک اوصاف صرف خدا کا ہی خاصّہ ہیں ۔ یہ کسی تخلیق میں بھی نہیں پائے جا سکتے ۔ پس اگر یسوع المسیح خدا ہیں تو آپ میں یہ غیر مشترک اوصاف ضرور پائے جانے چاہئیں ۔ ہم یہاں چند ایک کو بیان کر کے دیکھیں

گے کہ آیا یہ آپ میں بھی پائے جاتے ہیں یا نہیں۔

ا۔ ہر جا حاضر و ناظر

کلامِ مُقدّس میں حق تعالیٰ کو ہر جا حاضر و ناظر بیان کیا گیا ہے۔ زبور نویس حضرت داؔؤد فرماتے ہیں: "میں تیری رُوح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضُوری سے کدھر بھاگوں؟ اگر آسمان پر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں ہے۔ اگر مَیں پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ! تُو وہاں بھی ہے ۔ ۔ ۔" (زبور ۱۳۹: ۷۔ ۸ مابعد)۔ حضرت سلیمان امثال ۱۵: ۳ میں رقمطراز ہیں: "خداوند کی آنکھیں ہر جگہ ہیں اور نیکوں اور بدوں کی نگران ہیں۔"

نیا عہد نامہ بھی یسوؔع المسیح کو ہر جا حاضر و ناظر بیان کرتا ہے۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا "جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بیچ میں ہوں" (متی ۱۸: ۲۰)۔ اور پھر یہ کہ "دیکھو مَیں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں" (متی ۲۸: ۲۰)۔

یسوؔع المسیح کے پیروکار دنیا کے ہر خطے میں پائے جاتے ہیں اور وہ مختلف مقامات پر عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اگر یسوؔع المسیح محض انسان ہوتے تو وہ کیسے یہ کہہ سکتے کہ وہ اُن کے درمیان ہوں گے۔ ایک انسان کیسے دنیا کے آخر تک ہمیشہ اپنے پیروکاروں کے ساتھ رہ سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ وہ انسان سے بڑھ کر ہیں۔

پھر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ اپنے پیروکاروں کے دل میں سکونت کرتے ہیں۔ پولسؔ رسول فرماتے ہیں: "کیا تم اپنی بابت یہ نہیں جانتے کہ یسوؔع مسیح تم میں ہے؟ ورنہ تم نامقبول ہو"

(۲۔ کرنتھیوں ۱۳: ۵)۔ اور مزید فرمایا: "میں خدا کے اُس انتظام کے مطابق خادم بنا جو تمہارے واسطے میرے سپرد ہُوا تاکہ میں خدا کے کلام کی پوری پوری منادی کروں یعنی اُس بھید کی جو تمام زمانوں اور پُشتوں سے پوشیدہ رہا لیکن اب اُس کے اُن مقدسوں پر ظاہر ہُوا۔ جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی اُمید ہے تم میں رہتا ہے" (کلسیوں ۱: ۲۵-۲۷؛ مزید دیکھئے افسیوں ۳: ۱۷)۔

اگر یسوؔع المسیح محض اِنسان ہوتے تو وہ کیسے ایک انسان کے دل میں سکونت کرسکتے؟

ب۔ عالم الغیب

ہر ایک بات کے بارے میں خدا کا علم ازلی و ابدی اور مکمل ہے۔ کسی بات کے لئے جو کچھ بھی جانا جاسکتا ہے خدا جانتا ہے۔ بالفاظِ دیگر خدا سب کچھ جانتا ہے۔ یوحنا عارف اپنے خط (۱۔ یُوحنا ۳: ۲۰) میں رقمطراز ہیں: "خدا ہمارے دِل سے بڑا ہے اور سب کچھ جانتا ہے"۔ پھر ایوّب ۳۷: ۱۶ میں یُوں لکھا ہے: "کیا تُو بادلوں کے موازنہ سے واقف ہے؟ یہ اُسی کے حیرت انگیز کام ہیں جو علم میں کامل ہے۔" مزید ملاحظہ فرمائیے: "ہمارا خداوند بزرگ اور قدرت میں عظیم ہے۔ اُس کے فہم کی اِنتہا نہیں" (زبور ۱۴۷: ۵)۔

نئے عہد نامہ میں یسوؔع المسیح کے لئے بھی یہی کچھ بتایا گیا کہ آپ سب کچھ جانتے تھے۔ انسان کی کوئی بھی بات آپ سے مخفی یا پوشیدہ نہ تھی۔ ایک

مرتبہ آپ سامریہ آئے اور سوخار شہر کے ایک کنوئیں پر بیٹھ گئے۔ اُس وقت آپ کے شاگرد روٹیاں مول لینے شہر گئے ہوئے تھے۔ تب ایک سامری عورت پانی بھرنے وہاں آئی۔ آپ نے اُسے پانی پلانے کو کہا اور یُوں گفتگو کا سلسلہ چل نکلا۔ دورانِ گفتگو آپ نے اُسے کہا " جا اپنے شوہر کو یہاں بلا لا۔ عورت نے جواب میں اُس سے کہا کہ میں بے شوہر ہوں۔ یسوع نے اُس سے کہا تُو نے خوب کہا کہ میں بے شوہر ہوں کیونکہ تو پانچ شوہر کر چکی ہے اور جس کے پاس تُو اب ہے وہ تیرا شوہر نہیں" (یوحنا ۴ : ۱۶-۱۹) ۔ آپ انسان کی خفیہ تاریخ سے بھی آگاہ تھے ۔

یسوؔع المسیح پر انسان کے دل کی گہرائیوں میں بسے ہُوئے خیالات ایک کُھلی کتاب کی مانند عیاں تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک مفلوج کو شفا دی اور ساتھ ہی فرمایا کہ " بیٹا تیرے گناہ معاف ہوئے "۔ وہاں کچھ فقیہ بھی موجود تھے۔ وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے کہ خدا کے سوا گناہ کون معاف کر سکتا ہے؟ یہ کفر بکتا ہے۔ یسوؔع المسیح نے اپنی رُوح میں فوراً اُن کے خیالات معلوم کر لئے اور فرمایا " تم کیوں اپنے دِلوں میں یہ باتیں سوچتے ہو؟ آسان کیا ہے؟ مفلوج سے یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر؟" (مرقس ۲ : ۵-۹ مزید دیکھئے لُوقا ۵:۲۲؛ یُوحنا ۲ : ۲۴-۲۵)۔

ایک مُفسّر یُوں لکھتا ہے :

" پہلی بات یہ ہے کہ آپ اِنسان کے باطنی خیالات اور ذہن سے آگاہ تھے۔ یہ ایک ایسی اہلیت ہے جو صرف خدا کا خاصّہ ہے (۱۔سلاطین ۸ : ۳۹؛ یرمیاہ ۱۷ : ۹-۱۶)۔ آپ نے

فقیہوں کے دِل میں بدی کو دیکھا (متی ۹ : ۴)۔ آپ پہلے ہی جانتے تھے کہ آپ کو کون رد کر دیں گے (یوحنّا ۱۰ : ۲۶) اور کون آپ کی پیروی کریں گے (یوحنّا ۱۰ : ۱۴)۔ آپ ہر مرد و عورت کے دِل کو پڑھ سکتے تھے (مرقس ۲ : ۸؛ یُوحنّا ۱ : ۴۸؛ ۲ : ۲۴، ۲۵؛ ۴ : ۱۶-۱۹؛ اعمال ۱ : ۲۴؛ ۱۔کرنتھیوں ۴ : ۵؛ مکاشفہ ۲ : ۱۸-۲۳)۔

دوسری یہ کہ آپ کو اُن حقائق کا بھی علم تھا جو کسی بھی آدمی کی سمجھ سے بالا ہیں۔ آپ جانتے تھے کہ پانی میں مچھلیاں کہاں ہیں (لُوقا ۵ : ۴-۶؛ یوحنّا ۲۱ : ۶-۱۱) اور یہ کہ کس مچھلی کے منہ میں مِثقال ہے (متّی ۱۷ : ۲۷)۔ آپ مستقبل کے واقعات کی تفصیل جن سے واسطہ پڑنے گا جانتے تھے (یوحنّا ۱۰ : ۱۱؛ ۱۸ : ۴؛ متی ۲۱ : ۲-۴)۔ آپ جانتے تھے کہ لعزؔر مر چکا ہے (یوحنّا ۱۱ : ۱۴)۔

تیسری یہ کہ آپ ذاتِ الٰہی کا باطنی عِلم رکھتے تھے جو آپ کی خدا کے ساتھ قریبی رَفاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ باپ کو جانتے تھے اور باپ آپ کو (متی ۱۱ : ۲۷؛ یُوحنّا ۷ : ۲۹؛ ۸ : ۵۵؛ ۱۰ : ۱۴؛ ۱۷ : ۲۵)۔

آپ ہر شے کا علم رکھتے تھے (یوحنا ۱۶ : ۳۰؛ ۲۱ : ۱۷)۔ آپ میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں (کلسیوں ۲ : ۳)"۔

ج ۔ قادرِ مطلق

اگرچہ اِنسان افضل المخلوقات ہے اور بہت کچھ کر سکتا ہے، تو بھی اُس کا دائرۂ اِختیار محدود ہے۔ اِس دنیا میں صرف ایک ہی ہستی ہے جو سب کچھ کرسکتی ہے اور وہ خدا ہے۔ صرف خُدا ہی قادرِ مطلق ہے۔ چنانچہ حضرت ایوب فرماتے ہیں: "مَیں جانتا ہوں تُو سب کچھ کرسکتا ہے اور تیرا کوئی اِرادہ رُک نہیں سکتا" (ایوب ۴۲: ۲)۔

حضرت ابرہام اور حضرت سارہ ضعیفُ العمر تھے اور اُس عمر کو پہنچ چکے تھے جہاں اولاد کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔ لیکن باری تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کو اُنہیں یہ خوشخبری سنانے کو بھیجا کہ وہ انہیں بیٹا عطا کرے گا۔ جب فرشتہ نے خوشخبری دی تو سارہ یہ کہہ کر ہنسی کہ کیا میرے جو ایسی بُڑھیا ہوگئی ہُوں واقعی بیٹا ہوگا؟" تب فرشتہ نے کہا "کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟" (پیدائش ۱۷: ۱۳-۱۴)۔

المسیح نے بھی حق تعالیٰ کے متعلق یہی کچھ فرمایا۔ لوگوں نے جب آپ سے سوال کیا کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا "یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے" (متی ۱۹: ۲۶)۔

محوّلہ بالا بیانات سے ظاہر ہی ہے کہ خدائے ذوالجلال سب کچھ کرسکتا ہے۔ وہ قادرِ مطلق خدا ہے۔

یسوع المسیح کے حالات زندگی کو نئے عہد نامہ میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ لیکن جب ہم آپ کی تعلیم، آپ کے معجزات اور کاموں کا مطالعہ کرتے ہیں تو اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ آپ محض انسان نہیں بلکہ اِنسان سے

بڑھ کر ہیں یعنی آپ قادرِ مطلق خدا ہیں۔ مثلاً

—— آپ کے پاس گناہ معاف کرنے کا اِختیار تھا (دیکھئے متی ۹: ۶؛ لُوقا ۷: ۴۹)۔

—— آپ نے فرمایا کہ "آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا گیا ہے" (متی ۲۸: ۱۸)۔

—— آپ کو فطرت پر اختیار حاصل تھا (دیکھئے لُوقا ۸: ۲۵)۔

—— آپ کو اپنی زندگی دینے اور لینے کا اِختیار تھا (دیکھئے یُوحنّا ۱۰: ۱۸)۔

—— آپ کو دوسروں کو ہمیشہ کی زندگی دینے کا اِختیار حاصل تھا (دیکھئے یُوحنّا ۱۷: ۲)۔

—— آپ کے پاس جسمانی شفا دینے کا اختیار تھا (دیکھئے متی ۸: ۳؛ متی ۹: ۶)۔

—— آپ کے پاس مُردوں کو زندہ کرنے کا اِختیار تھا (دیکھئے یوحنّا باب ۱۱)۔

—— آپ کو بدروحوں پر اختیار حاصل تھا (دیکھئے مرقس ۱: ۳۴)۔

—— آپ کو اُنہیں جو آپ کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں نجات دینے کا اِختیار حاصل ہے (دیکھئے عبرانیوں ۷: ۲۵)۔

ہم نے یہاں مختصراً چند باتوں کو بیان کیا جن سے صاف ظاہر ہے کہ آپ الٰہی اختیار رکھتے تھے جو ماسوا خدا اور کسی کو حاصل نہیں۔

د۔ لاتبدیل

خُداوند کریم اپنی ذات میں لاتبدیل ہے۔ اگرچہ وہ زمانہ میں سرگرمِ عمل رہتا ہے اور اُس کے تعلقات میں تبدیلی آجاتی ہے، تاہم وہ اپنی ذات اور اپنے اوصاف میں لاتبدیل ہے۔

ملاکی نبی کے صحیفہ میں حق تعالیٰ اپنے متعلق یُوں فرماتا ہے: "مَیں خداوند لاتبدیل ہوں، اِسی لئے اَے بنی یعقوب تم نیست نہیں ہوئے" (ملاکی ۳: ۶)۔

پھر یعقوب رسُول لکھتے ہیں: "ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے مِلتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے" (یعقوب ۱: ۱۷ مزید دیکھئے زبور ۳۳: ۱۱؛ ۱۰۲: ۲۷، یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۰)۔

یسوع المسیح چونکہ ذاتِ الٰہی کے اقنومِ ثانی ہیں اور آپ کا جوہر بھی الٰہی ہے اِس لئے آپ بھی لاتبدیل ہیں۔ چنانچہ نئے عہدنامہ میں آپ کو بھی لاتبدیل بتایا گیا ہے:

"یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے" (عبرانیوں ۱۳: ۸)۔

"... بیٹے کی بابت کہتا ہے ... تُو اُنہیں (آسمان و زمین کو) چادر کی طرح لپیٹے گا اور وُہ پوشاک کی طرح بدل جائیں گے مگر تُو وہی ہے" (عبرانیوں ۱: ۸، ۱۲)۔

اب تک جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اُس سے روزِ روشن کی طرح عیاں

ہے کہ یسوع المسیح محض انسان نہیں بلکہ انسان سے بڑھ کر ہیں یعنی آپ خدائے مُجسّم ہیں "کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسّم ہوکر سکونت کرتی ہے" (کلسیوں ۲: ۹)۔

ہ۔ مقدّس اور مُطلقاً پاک

مُقدّس ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا بنیادی مطلب ہے "الگ کیا ہُوا"۔ جس کا یہ نتیجہ ہے کہ آپ ہر طرح کی آلودگی سے قطعی مُبرّا تھے۔ پرانے عہدنامہ میں خدا کی پاکیزگی کو بیان کرنے کے لئے جو بنیادی الفاظ آئے وہ "قادِش" QADOSH اور "قودش" QODESH ہیں جبکہ نئے عہدنامہ میں یونانی لفظ "ہگیوس" HAGIOS آیا ہے۔ یہ مترادف الفاظ ہیں اور تینوں میں بنیادی مطلب علیحدگی ہے۔ نئے عہدنامہ کا لفظ "ہگیوس" اُس پاکیزگی میں جو خدا کی ذات کی خاصیت ہے اور اُس پاکیزگی میں جو خدا کے لوگوں کے کردار میں ہے فرق کو بیان کرتا ہے۔ پس مقدّس ہونا اور پاکیزگی کا مطلب علیحدہ ہونا یعنی آلودگی سے قطعی مبرّا ہونا ہے۔ خدا اِنہی معنوں میں پاک ہے کیونکہ وہ دنیا اور جو کچھ اُس میں پایا جاتا ہے اس سے بلند و بالا ہے۔ لہٰذا آلودگی سے قطعی مبرّا ہے۔ بریں بنا اُسے کلام پاک میں ہر جگہ پاک یا قُدُّوس بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً ۱۔سموئیل ۲: ۲ میں لکھا ہے "خُداوند (یہوواہ) کی مانند کوئی مُقدّس نہیں ..." (مزید دیکھئے یسعیاہ ۶: ۳؛ ۳۰: ۱۳ وغیرہ)۔ بلکہ خدا خود اعلان کرتا ہے کہ وہ قُدُّوس خدا ہے: "مَیں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو مُقدّس کرنا اور پاک ہونا کیونکہ مَیں قُدُّوس ہوں" (احبار ۱۱: ۴۴؛

مزید دیکھئے یسعیاہ ۴۳ : ۱۵)۔

بائبل مُقدّس انہی معنوں میں یسوؔع المسیح کو بھی مقدس یا پاک قرار دیتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :

۱۔ نئے عہد نامہ میں خدا کو نور کہا گیا ہے : " اُس سے سُن کر جو پیغام ہم تمہیں دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ خُدا نور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں" (۱۔ یوحنا ۱ : ۵)۔ نور اور تاریکی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جہاں نور ہے وہاں تاریکی ہو ہی نہیں سکتی۔

یسوع المسیح نے بھی دعویٰ کیا کہ آپ نور ہیں۔ لکھا ہے : " یسوؔع نے پھر اُن سے مخاطب ہو کر کہا دنیا کا نور میں ہوں" (یوحنا ۸ : ۱۲)۔ پس آپ میں کسی قسم کی تاریکی نہیں پائی جاتی اور آپ پاک و مقدّس ہیں۔

۲۔ جس طرح خدا کی پاکیزگی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ راستی سے محبت کرتا ہے اور گناہ سے نفرت، اُسی طرح المسیح کی پاکیزگی بھی راستی سے محبت اور گناہ سے نفرت سے ظاہر ہوتی ہے۔

بعض لوگ راستی سے تو محبت رکھتے ہیں لیکن بدی سے نفرت نہیں کرتے۔ اِسی طرح بعض بدی سے سخت نفرت کرتے ہیں لیکن راستی سے محبت نہیں رکھتے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ لازم ہے کہ راستی سے محبت رکھی جائے اور اُسی شدت سے بدی سے نفرت کی جائے۔ یسوؔع المسیح کی پاکیزگی اِن دونوں کا یکساں احاطہ کئے ہوئے تھی۔ لکھا ہے : " تُو نے راستبازی سے محبت اور بدکاری سے عداوت رکھی۔ اس سبب سے خدا یعنی تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ مسح کیا" (عبرانیوں ۱ : ۹)۔

۳۔ یسوع المسیح کی راستبازی سے محبّت اور بدی سے نفرت منفی اور مثبت دونوں صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے :

منفی صُورت : " نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے مُنہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالیاں دیتا تھا اور نہ دکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچّے انصاف کرنے والے کے سُپرد کرتا تھا" (۱۔ پطرس ۲ : ۲۲)۔

مثبت صُورت : " مَیں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اُسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں" (یوحنا ۱۲ : ۴۹)۔

۴۔ المسیح کی پاکیزگی اِس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ آپ اپنے شاگردوں سے کاملیت کا تقاضا کرتے اور بدی سے سمجھوتا کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دیکھئے پہاڑی وعظ متی ابواب ۵ تا ۷۔ خاص طور سے ۵ : ۴۸ : "چاہئے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے"۔

۵۔ المسیح کی پاکیزگی گنہگاروں کو ملامت کرنے سے ظاہر ہوتی ہے :

" اُس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان، میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تُو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے" (متی ۱۶ : ۲۳)۔ " اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ نبیوں کی قبریں بناتے اور راستبازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانہ میں ہوتے تو نبیوں کے خون میں اُن کے شریک نہ ہوتے . . . اے سانپو! اے افعی

کے بچّو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچوگے؟" (متی ۲۳: ۲۹-۳۰، ۳۳)۔

۶۔ المسیح کی پاکیزگی اُس عظیم کام سے ظاہر ہوتی ہے جو آپ نے گنہگاروں کے لئے کیا:

"وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی" (۱-پطرس ۲: ۲۴۔ مزید دیکھئے ۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱؛ فلپیّوں ۲: ۶-۸)۔

یہ المسیح کی پاکیزگی کا سب سے اعلیٰ اظہار ہے کہ وہ جو گناہ سے واقف نہ تھا اُس نے اپنا آسمانی جاہ و جلال چھوڑا اور پستی اختیار کر کے انسان بنا تاکہ ہم گنہگار انسانوں کے گناہوں کا کفّارہ ادا کرکے ہمیں گناہ اور گناہ کی سزا سے بچائے۔

۷۔ المسیح کی پاکیزگی روزِ عدالت ظاہر ہوگی جبکہ آپ گنہگاروں کی عدالت کریں گے اور اُنہیں سزا دیں گے۔

"جب خداوند یسوعؔ اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہُوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوعؔ کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا۔ وہ خُداوند کے چہرے اور اُس کی قدرت کے جلال سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے" (۲-تھسلنیکیوں ۱: ۷-۹ مزید دیکھئے متی ۲۵: ۳۱، ۳۲، ۴۱)۔

یسوعؔ المسیح کی پاکیزگی کے گواہ

یسوعؔ المسیح کی زمینی زندگی ایسی تھی جس میں آپ سے نہ تو قولاً اور نہ فعلاً کبھی کوئی گناہ سرزد ہُوا۔ چنانچہ متعدد لوگوں نے آپ کی بے گناہ زندگی کی گواہی دی۔ ہم یہاں چند ایک گواہیاں جن کا ذکر کلامِ مقدّس میں ملتا ہے درج کرتے ہیں:

۱۔ پطرسؔ رسُول نے بڑی دلیری کے ساتھ یہودیوں سے کہا: "تم نے اُس قدّوس اور راستباز کا انکار کیا اور درخواست کی کہ ایک خُونی تمہاری خاطر چھوڑ دیا جائے" (اعمال ۳: ۱۴)۔

۲۔ یوحنّا رسُول: "تُم جانتے ہو کہ وہ اس لئے ظاہر ہُوا تھا کہ گناہوں کو اُٹھالے جائے اور اُس کی ذات میں گناہ نہیں" (۱-یوحنّا ۳: ۵)۔

۳۔ پولسؔ رسُول: "جو گُناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہوکر خدا کی راستبازی ہوجائیں" (۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱)۔

۴۔ ایک دیندار یہودی شخص حننیاہ۔ جب یسوعؔ المسیح ساؤل پر جو بعد میں پولسؔ کہلایا دمشق کی راہ پر ظاہر ہوئے اور وہ اندھا

ہو گیا تو آپ نے حننیاہ کو ساؤل کو تسلّی دینے کے لئے اُس کے پاس بھیجا تھا: "اُس نے کہا ہمارے باپ دادا کے خُدا نے تجھ کو اس لئے مقرر کیا ہے کہ تُو اُس کی مرضی کو جانے اور اُس راستباز کو دیکھے اور اُس کے منہ کی آواز سُنے" (اعمال ۲۲: ۱۴)۔

۵۔ قریبُ الموت ڈاکو: یسوع المسیح کے ساتھ ۲ ڈاکو بھی مصلوب ہوئے۔ ایک تو آپ کا تمسخر اڑا رہا تھا لیکن دوسرا ایمان لایا اور اپنے ساتھی ڈاکو کو جھڑکتے ہوئے کہا "ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیں لیکن اِس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا" (لوقا ۲۳: ۴۱)۔

۶۔ رُومی صُوبیدار: "یہ ماجرا دیکھ کر صُوبہ دار نے خُدا کی تمجید کی اور کہا بیشک یہ آدمی راستباز تھا" (لوقا ۲۳: ۴۷)۔

۷۔ رُومی گورنر پیلاطس کی بیوی: "اور جب وہ (گورنر) تختِ عدالت پر بیٹھا تھا تو اُس کی بیوی نے اُسے کہلا بھیجا کہ تُو اِس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اِس کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے" (متی ۲۷: ۱۹)۔

۸۔ بدرُوح کی گواہی: "اُن کے عبادت خانہ میں ایک شخص مِلا جس میں ناپاک رُوح تھی۔ وُہ یوں کہہ کر چلّایا۔ کہ اے یسوع ناصری! ہمیں

تجھ سے کیا کام؟ کیا تُو ہم کو ہلاک کرنے آیا ہے؟ میں تجھے جانتا ہوں کہ تُو کون ہے۔ خدا کا قُدّوس ہے" (مرقس ۱: ۲۳-۲۴)۔

۹۔ یسوع المسیح کی اپنی گواہی: "تم (یہودیوں) میں کون مجھ پر گُناہ ثابت کرتا ہے؟" (یُوحنّا ۸: ۴۶)۔

۱۰۔ خُدا باپ کی گواہی: "دیکھو ایک نُورانی بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور دیکھو اُس بادل میں سے آواز آئی کہ "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں۔ اِس کی سُنو" (متی ۱۷: ۵)۔

۱۱۔ پاک رُوح کی گواہی: "وہ (پاک رُوح) آکر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ گناہ کے بارے میں اِس لئے کہ وہ مجھ (یسوع) پر ایمان نہیں لاتے۔ راستبازی کے بارے میں اِس لئے کہ مَیں باپ (خدا) کے پاس جاتا ہوں۔۔" (یوحنّا ۱۶: ۸-۱۰)۔

و۔ خُدائی جوہر

مسیحی علم الکلام کے مطابق حق تعالیٰ واحد ہے: "تُو بزرگ ہے اور عجیب و غریب کام کرتا ہے۔ تُو ہی واحد خدا ہے" (زبور ۸۶: ۱۰)۔ "اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحد خدا کی عزت اور تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ آمین" (۱۔تیمتھیس ۱: ۱۷)۔ لیکن اُس کی اِس وحدت میں کثرت ہے: "پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ

اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے (ناموں سے نہیں) بپتسمہ دو" (متّی ۲۸ : ۱۹؛ مزید دیکھئے یسعیاہ ۴۸ : ۱۶)، اور یہ کثرت باطنی ہے خارجی نہیں۔ مسیحی اِصطلاح میں یہ باطنی کثرت اقانیم ثلاثہ کہلاتی ہے یعنی باپ، بیٹا اور رُوح القُدس۔ اِن میں سے اُقنُوم ثانی کا ظہُور زمان و مکان میں بصورت یسُوع المسیح ہُوا۔ چنانچہ لکھا ہے "اور کلام (المسیح) مجسّم ہُوا اور فضل اور سچّائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اِکلوتے کا جلال" (یُوحنّا ۱ : ۱۴)۔ اگرچہ اقنومِ اوّل اور اقنومِ ثلاثہ کا ظہور اِس طور پر تو نہ ہُوا جیسے المسیح کا ہُوا تاہم ان کی موجودگی اور اُن کے اِس جہان میں سرگرم عمل ہونے کے اشارے کلامِ پاک میں ملتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: "یسُوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اُوپر آ گیا اور دیکھو اُس کے لئے آسمان کُھل گیا اور اُس نے خُدا کے روح کو کبوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اُوپر آتے دیکھا۔ اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں" (متّی ۳ : ۱۶-۱۷)۔ اس آیت میں باپ اور رُوح القدس کی موجودگی کا واضح اشارہ ملتا ہے۔

یسوع المسیح نے اس بات کا غیر مبہم اور واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ آپ کا اور خدا کا جوہر ایک ہی ہے۔ ایک مرتبہ آپ یہودیوں سے محوِ گفتگو تھے تو یہودیوں نے کہا کہ ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے۔ ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا۔ تب المسیح نے اُن سے فرمایا: "اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے اِس لئے کہ میں خُدا میں سے نِکلا اور آیا ہوں" (یوحنّا ۸ : ۴۱-۴۲)۔ ایک اور مرتبہ آپ نے فرمایا "میں باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہُوں" (یُوحنّا ۱۶ : ۲۸)۔

ہم جانتے ہیں کہ جو چیز جس کا حصّہ ہوتی یا جس میں سے نکلی ہوتی ہے اس کا جوہر وہی ہوتا ہے جو اُس چیز کا ہے۔ اب چونکہ یسوع خدا میں سے نکلے اور آئے، اس لئے آپ بھی الٰہی ذات ہیں۔ اس کی تصدیق کلامِ پاک سے ہوتی ہے۔ لکھا ہے "الُوہیت کی ساری معمُوری اُسی میں مجسّم ہو کر سکونت کرتی ہے" (کلسیوں ۲ : ۹)۔

۳۔ المسیح کے نام والقاب اور امتیازی اوصاف کی فہرست

کیفیت	خُدا کے بارے میں	المسیح کے بارے میں
۱۔ یَہوِہ (مَیں ہُوں)	خروج ۳ : ۱۴	یُوحنّا ۸ : ۲۴، ۵۸
	اِستثنا ۳۲ : ۳۹	یوحنا ۱۸ : ۴ - ۶
۲۔ خُدا	پیدائش ۱ : ۱	یوحنّا ۱ : ۱، ۱۴
	اِستثنا ۶ : ۴	یوحنّا ۲۰ : ۲۸
	زبُور ۴۵ : ۶، ۷	طِطُس ۲ : ۱۳
		عبرانیوں ۱ : ۸
		۲۔ پطرس ۱ : ۱

کیفیت	خدا کے بارے میں	المسیح کے بارے میں
۳۔ الفا اور اومیگا (اوّل اور آخر)	یسعیاہ ۴۱: ۴	مکاشفہ ۱: ۱۷، ۱۸
	یسعیاہ ۴۸: ۱۲	مکاشفہ ۲: ۸
	مکاشفہ ۱: ۸	مکاشفہ ۲۲: ۱۲-۱۶
۴۔ خداوند	یسعیاہ ۴۵: ۲۴، ۲۵	لوقا ۲: ۱۱
		یوحنا ۱۳: ۱۳
		اعمال ۷: ۵۹، ۶۰
		اعمال ۱۰: ۳۶
		رومیوں ۱۰: ۱۲
		۱۔کرنتھیوں ۲: ۸
		۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۳
		فلپیوں ۲: ۱۰، ۱۱
۵۔ نجات دہندہ	یسعیاہ ۴۳: ۳، ۱۱	متی ۱: ۲۱
	یسعیاہ ۶۳: ۸	لوقا ۲: ۱۱
	لوقا ۱: ۴۷	یوحنا ۱: ۲۹
	۱۔تیمتھیس ۴: ۱۰	یوحنا ۴: ۴۲
		طِطُس ۲: ۱۳
		عبرانیوں ۵: ۹

کیفیت	خدا کے بارے میں	المسیح کے بارے میں
۶۔ بادشاہ	زبور ۱۰: ۱۶	یوحنا ۱۲: ۱۵
	یسعیاہ ۴۳: ۱۵	مکاشفہ ۱۷: ۱۴
	۱۔تیمتھیس ۶: ۱۴-۱۶	مکاشفہ ۱۹: ۱۶
۷۔ مُنصِف	پیدائش ۱۸: ۲۵	یوحنا ۵: ۲۲
	زبور ۵۰: ۴، ۶	۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۰
	زبور ۹۶: ۱۳	۲۔تیمتھیس ۴: ۱
	رومیوں ۱۴: ۱۰	
۸۔ نُور	۲۔سموئیل ۲۲: ۲۹	یوحنا ۱: ۴، ۹
	زبور ۲۷: ۱	یوحنا ۳: ۱۹
	یسعیاہ ۴۲: ۶	یوحنا ۸: ۱۲
	یسعیاہ ۶۰: ۱۹	یوحنا ۹: ۵
	میکاہ ۷: ۸	
۹۔ چٹان	استثنا ۳۲: ۴	رومیوں ۹: ۳۳
	۲۔سموئیل ۲۲: ۳۲	۱۔کرنتھیوں ۱۰: ۳، ۴
	زبور ۸۹: ۲۶	۱۔پطرس ۲: ۴-۸

کیفیت	خداکے بارے میں	المسیح کے بارے میں
۱۰۔ فِدیہ دینے والا	زبور ۱۳۰: ۷، ۸	اعمال ۲۰: ۲۸
	یسعیاہ ۴۸: ۱۷	افسیوں ۱: ۷
	یسعیاہ ۵۴: ۵	عبرانیوں ۹: ۱۲
	یسعیاہ ۶۳: ۹	
۱۱۔ شوہر	یسعیاہ ۵۴: ۵	متی ۲۵: ۱
	ہوسیع ۲: ۱۶	مرقس ۲: ۱۸، ۱۹ (دُولھا)
		۲۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲
		افسیوں ۵: ۲۵-۳۲
		مکاشفہ ۲۱: ۲، ۹
۱۲۔ چرواہا۔ چوپان	پیدائش ۴۹: ۲۴	یوحنا ۱۰: ۱۱، ۱۶
	زبور ۲۳: ۱	عبرانیوں ۱۳: ۲۰
	زبور ۸۰: ۱	۱۔ پطرس ۲: ۲۵
		۱۔ پطرس ۵: ۴

کیفیت	خداکے بارے میں	المسیح کے بارے میں
۱۳۔ خالِق	پیدائش ۱: ۱	یُوحنّا ۱: ۳، ۱۰
	ایوب ۳۳: ۴	کلسیوں ۱: ۱۵-۱۸
	زبُور ۹۵: ۵، ۶	عبرانیوں ۱: ۱-۳، ۱۰
	زبُور ۱۰۲: ۲۵، ۲۶	
	یسعیاہ ۴۰: ۲۸	
۱۴۔ زِندگی دینے والا	پیدائش ۲: ۷	یوحنّا ۵: ۲۱
	استثنا ۳۲: ۳۹	یوحنّا ۱۰: ۲۸
	۱۔ سموئیل ۲: ۶	یوحنا ۱۱: ۲۵
	زبور ۳۶: ۹	
۱۵۔ گناہ بخشنے والا	خروج ۳۴: ۷	مرقس ۲: ۱-۱۲
	نحمیاہ ۹: ۱۷	لُوقا ۷: ۴۸-۵۰
	دانی ایل ۹: ۹	اعمال ۲۶: ۱۸
	یُوناہ ۴: ۲	کلسیوں ۲: ۱۳
		کلسیوں ۳: ۱۳

کیفیت	خدا کے بارے میں	المسیح کے بارے میں
۱۶۔ ہر جا حاضر و ناظر	زبور ۱۳۹: ۷-۱۲ امثال ۱۵: ۳	متی ۱۸: ۲۰ متی ۲۸: ۲۰ افسیوں ۳: ۱۷؛ ۴: ۱۰
۱۷۔ عالم الغیب	استثنا ۲۹: ۲۹ ۱۔سلاطین ۸: ۳۹ زبور ۴۴: ۲۱ یرمیاہ ۱۷: ۹، ۱۰، ۱۶	متی ۱۱: ۲۷ لوقا ۵: ۴-۶ یوحنا ۲: ۵ یوحنا ۱۶: ۳۰ یوحنا ۲۱: ۱۷ اعمال ۱: ۲۴
۱۸۔ قادرِ مطلق	پیدائش ۳۵: ۱۱ یسعیاہ ۴۰: ۱۰-۱۳، ۱۸ یسعیاہ ۴۵: ۵-۱۳، ۱۸	متی ۲۸: ۱۸ مرقس ۱: ۲۹-۳۴ یُوحنا ۱۰: ۱۸ یہوداہ آیت ۲۴

کیفیت	خدا کے بارے میں	المسیح کے بارے میں
۱۹۔ اَزلی	پیدائش ۱: ۱ زبور ۹۳: ۲ حبقوق ۱: ۱۲	یوحنا ۱: ۱۵، ۳۰ یوحنا ۳: ۱۳، ۳۱، ۳۲ یوحنا ۶: ۶۲ یوحنا ۱۶: ۲۸ یوحنا ۱۷: ۵
۲۰۔ اَبدی	زبور ۱۰۲: ۱۲، ۲۶، ۲۷ نوحہ ۵: ۱۹	یسعیاہ ۹: ۶ میکاہ ۵: ۲ یوحنا ۸: ۵۸
۲۱۔ لاتبدیل	گنتی ۲۳: ۱۹ زبور ۱۰۲: ۲۷ ملاکی ۳: ۶	عبرانیوں ۱۳: ۸ یعقوب ۱: ۱۷
۲۲۔ پرستش قبول کرنے والا	پیدائش ۲۴: ۲۶ استثنا ۲۶: ۱۰ نحمیاہ ۸: ۶	متی ۱۴: ۳۳ متی ۲۸: ۹ یوحنا ۹: ۳۸ فلپیوں ۲: ۱۰، ۱۱ عبرانیوں ۱: ۶
۲۳۔ الٰہی اِختیار سے بات کرنے والا	"خداوند یُوں فرماتا ہے..." یہ سینکڑوں مرتبہ کہا گیا ہے	متی ۷: ۲۸-۲۹ متی ۲۴: ۳۴-۳۹ یُوحنا ۷: ۴۶

اب تک ہم نے یسوع المسیح کی الوہیت کے بارے میں قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے تاکہ جن اصحاب کے ذہنوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ آپ خدا نہ تھے دُور ہو جائے، تاہم ہم نے یہاں اُن جملہ باتوں کو بیان نہیں کیا ہے جن سے آپ کی الوہیت ثابت ہوتی ہے۔ اب ہم آپ کی بشریت کو بیان کرتے ہیں۔

دُوسرا باب

المسیح کی فطرتِ انسانی

نئے عہد نامہ میں یسوع المسیح کے ۲ دو نسب نامے دیئے گئے ہیں (دیکھئے متّی ۱: ۱-۱۶؛ لوقا ۳: ۲۳-۳۸)۔ اوّل الذکر میں آپ کو ابنِ داؤد اور ابنِ ابرہام بتایا گیا ہے۔ وہ المسیح سے شروع ہو کر حضرت ابرہام تک پہنچتا ہے۔ دوسرا نسب نامہ آپ سے شروع ہو کر حضرت آدم تک پہنچتا ہے اور یوں آپ ابنِ آدم ثابت ہوئے ہیں[1]۔

اِس کے علاوہ حضرت پولُس کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے: "خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے" (۱-تیمتھیس ۲: ۵)۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ المسیح نے خود فرمایا کہ آپ انسان ہیں: "لیکن اب تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو..." (یوحنا ۸: ۴۰)۔ اور آپ کے حواری بھی یہی کچھ کہتے ہیں۔ پطرس رسول فرماتے ہیں "اے اِسرائیلیو! یہ باتیں سُنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر اُن معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہُوا جو خدا نے اُس کی معرفت تم میں دِکھائے" (اعمال ۲: ۲۲؛ مزید دیکھئے رومیوں ۵: ۱۵؛ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۱)۔

---

[1] دیکھئے "یسوع المسیح کا نسب نامہ"، ایم-آئی-کے، لاہور

المسیح کی پیدائش عام انسانوں کی طرح ہوئی۔ آپ کو بھی پیدائش کے اُن تمام مراحل سے گزرنا پڑا جن سے ایک عام آدمی گزرتا ہے۔ لیکن آپ کی اور عام آدمی کی پیدائش میں ایک فرق بھی ہے۔ عام آدمی موروثی گناہ میں پیدا ہوتے ہیں یعنی وہ اپنی پیدائش ہی سے آدم کی بگڑی ہوئی فطرت لے کر پیدا ہوتے ہیں، لیکن آپ میں موروثی گناہ نہیں تھا کیونکہ آپ خدا کے روح کی قدرت سے ماں کے پیٹ میں پڑے نہ کہ کسی انسان کے وسیلے سے۔ اسی وجہ سے آپ کنواری سے پیدا ہوئے۔

المسیح میں انسانی فطرت کے بنیادی عناصر پائے جاتے تھے

انسان تین عناصر پر مشتمل ہے (۱) جسم (۲) جان (۳) روح۔ المسیح چونکہ کامل انسان تھے اس لئے آپ میں بھی انسانی فطرت کے یہ تین عناصر تھے۔

۱۔ المسیح کا جسم: المسیح انسانی جسم رکھتے تھے اور وہ اُنہی اعضا پر مشتمل تھا جو ایک انسانی بدن میں پائے جاتے ہیں۔ آپ نے اپنے بدن کا ذکر یوں کیا ہے: "اِس نے جو یہ عطر میرے بدن پر ڈالا یہ میرے دفن کی تیاری کے واسطے کیا" (متی ۲۶: ۱۲، یوحنا ۱: ۱۴؛ عبرانیوں ۲: ۱۰؛ لوقا ۲۳: ۴۳)۔

۲۔ المسیح میں جان تھی۔ المسیح نے فرمایا: "میری جان نہایت غمگین ہے" (متی ۲۶: ۳۸)۔

۳۔ المسیح میں روح[1] تھی۔ المسیح نے صلیب پر اپنی موت سے چند لمحات پیشتر فرمایا: "اے باپ! میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں" (لوقا ۲۳: ۴۶)۔

المسیح کی نشوونما انسانی اصولوں کے مطابق ہوئی

آپ کی پرورش ایک بچے کی طرح ہوئی اور آپ قد و قامت اور حکمت میں ویسے ہی بڑھے۔ لکھا ہے "وہ لڑکا (المسیح) بڑھتا اور قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا" (لوقا ۲: ۴۰، ۵۲)۔

المسیح نے فرمانبرداری سیکھی

عبرانیوں ۵: ۸ میں یوں مرقوم ہے: "باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اٹھا اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔"

المسیح تیس ۳۰ برس کی عمر تک بڑھئی کا کام کرتے رہے

لکھا ہے: "کیا یہ وہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقوب اور یوسیس اور یہوداہ اور شمعون کا بھائی ہے؟" (مرقس ۶: ۳)۔

---

[1] مُصنف کی نظر میں روح کا تعلق خدا سے ہے۔ اس کی بدولت وہ خدا کا شعور رکھتا ہے۔ جبکہ جان کا تعلق کائنات سے ہے۔ انسان ذی رُوح ہے اس لئے وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے لیکن حیوان صرف جان رکھتے ہیں اس لئے وہ حق تعالیٰ کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں۔

المسیح کی جسمانی حاجات

المسیح کی جسمانی حاجات وُہی تھیں جو ہماری ہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہماری طرح حقیقی جسم رکھتے تھے۔ مثلاً

ا۔ آپ کو بھُوک لگتی تھی: "چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اُسے بھُوک لگی" (متی ۴: ۲ مزید دیکھئے ۲۱: ۱۸)۔

ب۔ آپ کو پیاس لگتی تھی: "سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی۔ یسوع نے اُس سے کہا مجھے پانی پلا" (یُوحنا ۴: ۷)۔

ج۔ آپ تھک جاتے تھے: "یعقوب کا کنواں وُہیں تھا۔ چنانچہ یسوع سفر سے تھکا ماندہ ہو کر اُس کوئیں پر یُونہی بیٹھ گیا" (یوحنا ۴: ۶)۔

د۔ آپ کو نیند آتی تھی: "جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی لہروں میں چھُپ گئی مگر وہ (یسوع) سوتا تھا" (متی ۸: ۲۴)۔

المسیح کے جسمانی جذبات و احساسات

دوسرے انسانوں کی طرح المسیح میں بھی جذبات و احساسات پائے جاتے تھے مثلاً:

ا۔ آپ کو پیار آیا: "یسوع نے اُس پر نظر کی اور اُسے اُس پر پیار آیا" (مرقس ۱۰: ۲۱)۔

ب۔ آپ کو ترس آیا: "جب اُس نے بھیڑ کو دیکھا تو اُس کو لوگوں پر ترس آیا" (متی ۹: ۳۶)۔

ج۔ آپ غمگین ہوتے تھے: "اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری

جان نہایت غمگین ہے" (متی ۲۶: ۳۸)۔

د۔ آپ غصّے ہوتے تھے: "اُس نے اُن کی سخت دِلی کے سبب سے غمگین ہو کر اور چاروں طرف اُن پر غُصّے سے نظر کر کے اُس آدمی سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا" (مرقس ۳: ۵)۔

ہ۔ آپ روتے تھے: "یسوع کے آنسُو بہنے لگے" (یُوحنا ۱۱: ۳۵)۔ "جب نزدیک آ کر شہر کو دیکھا تو اُس پر رویا..." (لُوقا ۱۹: ۴۱)۔

و۔ آپ خوش ہوتے تھے: "میں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا" (یُوحنا ۱۱: ۱۵؛ مزید دیکھئے لُوقا ۱۲: ۴۹)۔

بعض لوگ یسوع المسیح کو ایک فرضی داستان سمجھتے ہیں، اور بعض آپ کی جسمانیت کے ہی قائل نہیں۔ لیکن ہم نے جو کچھ آپ کے انسان ہونے کے بارے میں کلام الٰہی سے بیان کیا ہے وہ اِس بات کا کافی و شافی ثبوت ہے کہ آپ ایک حقیقی انسان تھے۔ آپ میں وہ تمام لوازمات پائے جاتے تھے جن کا ایک جسم تقاضا کرتا ہے۔

المسیح کی فطرتِ انسانی اور ہماری فطرت میں فرق

یسوع المسیح کی فطرتِ انسانی کو اُس وقت تک پوری طرح نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ ہم اپنی فطرتِ انسانی سے آگاہ نہیں ہوتے۔ لٰہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنی فطرتِ انسانی کو بیان کیا جائے۔

آدم کی فطرتِ انسانی

بائبل مُقدّس ہی دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جس میں تخلیقِ کائنات کی

رُوداد تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ وہاں تخلیق انسان کا حال یُوں لکھا ہے:
"پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صُورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں ... اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صُورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نر و ناری اُن کو پیدا کیا" (پیدائش ۱: ۲۶-۲۷)۔

یہاں خدا کی صورت پر پیدا کئے جانے کا کیا مطلب ہے؟ خدا کی یہ شبیہ کن باتوں پر مشتمل ہے؟

اِس میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ اوّل، خدا کے ساتھ فطری مشابہت یا اُس کی شخصیت کے ساتھ مشابہت۔ دوم، خدا کے ساتھ اخلاقی مشابہت یا اُس کی پاکیزگی کے ساتھ مشابہت۔

۱۔ خدا کے ساتھ فطری مشابہت
یا اُس کی شخصیت کے ساتھ مشابہت

خدا نے انسان کو ایک شخص کے طور پر پیدا کیا ہے، لہٰذا شخصیت رکھنے کے باعث وہ حیوانات سے مختلف ہے۔ شخصیت سے ہمارا مطلب وہ دوہری قوت ہے جس سے انسان دنیا اور خدا کے ساتھ تعلق میں اپنے آپ کو جان سکتا ہے اور وہ اِس علم کی بدولت یہ انتخاب کر سکتا ہے کہ کس کو — خود کو، دنیا کو، یا خدا کو — اپنی ترقی و معیار کا مرکز بنائے۔ خدا کی شخصیت کے ساتھ اُس کی یہ مشابہت ناقابلِ انتقال ہے یعنی کوئی دوسرا اس کی جگہ یہ انتخاب نہیں کر سکتا اور چونکہ اس میں مخلصی کی گنجائش پائی جاتی ہے اس لئے زندگی کی، یہاں تک کہ غیر نجات یافتہ شخص کی زندگی

کی بھی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے (پیدائش ۹: ۶؛ ۱-کرنتھیوں ۱۱: ۷؛ یعقوب ۳: ۹)۔

المختصر شخصیت وہ ہے جس میں اخلاقی مقاصد کے پیشِ نظر خود شعوری اور خود مختاری پائی جاتی ہو۔ حیوانات میں خود شعوری اور آزاد مرضی نہیں پائی جاتی، اِس لئے وہ شخصیت کے زمرے میں نہیں آتے۔

۲۔ خدا کے ساتھ اخلاقی مشابہت
یا اُس کی پاکیزگی کے ساتھ مشابہت

خود شعوری اور خود مختاری کے ساتھ ساتھ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے خدا نے انسان کو جذبات اور قوتِ ارادی کے ساتھ پیدا کیا۔ اور چونکہ پاکیزگی خدا کی بنیادی صفت ہے اس لئے یہ لازماً اُس کی پیدا کردہ اخلاقی ہستی میں بھی پائی جانی چاہئے۔ یہ اصل راستبازی اُس کی اخلاقی ہستی کے لئے ضروری ہے۔ کلامِ مقدس میں بھی اس کی تعلیم بڑی صفائی سے دی گئی ہے (دیکھئے واعظ ۷: ۲۹؛ افسیوں ۴: ۲۴؛ کلسیوں ۳: ۱۰)۔

جب حق تعالیٰ نے آدم کو تخلیق کیا تو اُسے اپنی صورت اور شبیہ پر پیدا کیا۔ اب چونکہ آدم خدا کی صُورت اور شبیہ پر تھا اِس لئے اُس میں خالق کی پاکیزگی کا پایا جانا ایک لازمی اور یقینی امر تھا۔ اِس پاکیزگی کو اصلی پاکیزگی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ خدا کی بنیادی صفت ہے۔ یہ اصلی پاکیزگی حضرت آدم کی اِنسانی فطرت کا لازمی حصہ تھی۔ یہ اُس کی فطرت کی خواہشات اور کاموں کو کنٹرول کرتی تھی۔

لیکن حضرت آدم کی اِس اصل پاکیزگی میں امکان تبدُّل پایا جاتا تھا۔ حضرت آدم کی یہ پاکیزگی لاتبدیل نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ یہ صرف خُدا کا خاصہ ہے اور اِس میں اُس کی کسی بھی تخلیق کو شامل نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت آدم نے جنھیں آزادمرضی عطا کی گئی تھی خدا کی مرضی کو نہیں چُنا بلکہ اپنی مرضی کو۔

چنانچہ جب ابلیس نے حضرت آدم کو آزمایا تو وہ گناہ میں گھر گیا۔ پہلے حوّا ابلیس کے پھندے میں پھنسی اور قائل ہوگئی۔ پھر حوّا نے آدم کے سامنے اُس درخت کا پھل پیش کیا جسے خداوند کریم نے کھانے سے منع کیا تھا۔ آدم نے بلاحیل وحجّت اُسے کھالیا۔ یوں وہ پایۂ معصومیت سے گر گیا۔ اب وہ اُس اصل پاکیزگی کو گنوا بیٹھا جو حق تعالیٰ نے اُس کی تخلیق کے وقت اس میں پیدا کی تھی۔ بالفاظِ دیگر اُس کی اُس فطرت میں جو گناہ سے مبرّا اور معصوم تھی بگاڑ آ گیا۔

حضرت آدم، تمام نسل انسانی کا نمائندہ ہے۔ جب تک وہ قائم رہا ہم بھی قائم رہے۔ جب وہ گر گیا تو ہم بھی گر گئے۔ کلامِ مقدّس میں اِس بات کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا گیا ہے کہ آدم نے اپنی فطرت کو اپنی اولاد میں بھی منتقل کیا۔ لکھا ہے "آدم ایک سوتیس برس کا تھا جب اس کی صُورت و شبیہ کا ایک بیٹا اُس کے ہاں پیدا ہُوا" (پیدائش ۵ : ۳)۔ اِس آیت کا مقابلہ پیدائش ۵ : ۱ سے کیجئے : "جس دِن خُدا نے آدم کو پیدا کیا تو اُسے اپنی شبیہ پر بنایا"۔ آدم، خدا کی شبیہ وصُورت پر پیدا ہوا۔ اور آدم کی اولاد آدم کی شبیہ پر پیدا ہوئی یعنی اُس کی بگڑی ہوئی فطرت لے کر۔ یہ اصل گناہ تھا۔ حضرت داؤد رقمطراز ہیں: "دیکھ! مَیں نے بدی میں صُورت پکڑی اور مَیں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں

پڑا" (زبور ۵۱ : ۵)۔ گناہ میں گرنے کے باعث آدم فانی بن گیا۔ اُس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ بھی فانی بن گئی۔ چنانچہ حضرت پولس فرماتے ہیں :

"... آدم میں سب مرتے ہیں" (۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۲۲)۔

نمائندگی کا یہ اصول ہمیں سکھاتا ہے کہ جملہ انسانوں نے آدم میں گناہ کیا۔ انجیل جلیل میں مرقوم ہے : "... ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی۔ اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا" (رُومیوں ۵ : ۱۲ مزید دیکھئے ۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۲۲)۔

اب چونکہ تمام نوعِ اِنسان اولادِ آدم ہونے کے سبب سے اُس کی نافرمانی کے فعل میں شامل ہیں، اس لئے اُس کے اصل گناہ کا اطلاق ہم سب پر بھی ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہُوا کہ ہم سب نے گناہ کیا اور آدم کے اصل گناہ میں شامل ہیں۔ اِس اصول کی ایک مثال لاوی ہے جس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ "لاوی نے بھی جو دہ یکی لیتا ہے ابرہام کے ذریعہ سے دہ یکی دی۔ اِس لئے کہ جس وقت ملک صِدق نے ابرہام کا استقبال کیا تھا وہ اُس وقت تک اپنے باپ کی صُلب میں تھا" (عبرانیوں ۷ : ۱۰)۔

پس معلوم ہُوا کہ ہر ایک شخص جو آدم کی نسل سے ہے اُس کی بگڑی ہوئی فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اِس بگڑی ہوئی فطرت کو مسیحی اصطلاح میں موروثی گناہ کہا جاتا ہے یعنی وہ فطرت جو پیدائش کے وقت اُسے اپنے جدِامجد کی طرف سے بطورِ وراثت ملتی ہے۔

المختصر، حق تعالیٰ نے نسل انسانی کے جدِامجد آدم کو معصوم پیدا کیا یعنی

وہ گناہ سے مبرا و معرّا تھا لیکن اُس نے خدا کی حکم عدولی کی۔ خدا نے اُسے حکم دیا تھا کہ "نیک و بد کی پہچان کے درخت کا (پھل) کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا" (پیدائش ۲ : ۱۶)۔ لیکن آدمؔ نے وہ کھا لیا۔ یوں وہ اُس اصل پاکیزگی کو یعنی اُس پاکیزگی کو جو حق تعالیٰ نے اپنی شبیہ پر ہونے کے باعث اُس میں تخلیق کی تھی گنوا بیٹھا۔ اِس سے گناہ اُس میں دَر آیا اور اُس کی اصل فطرت بگڑ گئی۔ اب اصولِ نمائندگی کے باعث ہر انسان جو نسل آدم سے ہے یہ بگڑی ہوئی فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اِس سے کسی بھی شخص کو مفر نہیں۔

المسیح کی اِنسانی فطرت

یسوؔع المسیح خدا کے رُوح سے کنواری مریمؔ کے پیٹ میں پڑے۔ ہم انسان اپنے ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اُن کی بگڑی ہوئی فطرت ہمیں بھی مل جاتی ہے۔ لیکن چونکہ یسوؔع المسیح رُوح القُدس کے وسیلہ سے پیٹ میں پڑے اِس لئے آپ میں ہمارا بگاڑ نہیں پایا جاتا تھا۔ اگرچہ آپ مکمل طور پر انسان تھے تاہم آپ کی فطرت اور ہماری فطرت میں ایک عظیم فرق تھا۔ آپ گناہگار نہیں تھے جبکہ ہم شروع ہی سے گناہگار ہیں۔

اگر آپ کی فطرت بگڑی ہوئی ہوتی تو آپ بنی نوع انسان کے گناہ کا کفارہ ہرگز نہ دے سکتے۔ اِس صورت میں آپ کو بھی ہماری طرح اپنے گناہوں کی وجہ سے مرنا پڑتا۔ آپ ہمارے عوضی نہ بن سکتے اور آپ کی موت ایک عام آدمی کی موت ہوتی۔

پس یسوؔع المسیح کی انسانی فطرت اور ہماری انسانی فطرت میں فرق

یہ ہے کہ آپ بوجہ رُوحُ القُدس سے پیدا ہونے کے گناہ گار نہ تھے جبکہ ہم آدمؔ کی بگڑی ہوئی فطرت لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ موروثی گناہ سے متاثر نہ ہوئے۔ آپ پیدائش سے لے کر گناہ سے مُطلقاً پاک تھے۔

حضرت آدمؔ کبھی اپنی پیدائش کے لحاظ سے معصوم تھے لیکن اُن کی معصومیت جاتی رہی۔ اِس کے برعکس المسیح کی معصومیت اور پاکیزگی قائم رہی۔ آپ شروع سے گناہ سے مُنزّا تھے جبکہ ہم موروثی گناہ کے باعث پیدائشی طور پر گناہ گار ہیں۔ کلامِ مقدّس اس کی واضح الفاظ میں تصدیق کرتا ہے۔ پولسؔ رسول اپنے رومیوں کے خط میں اِس نکتے کو کھول کر بیان کرتے ہیں: "۔ ۔ ۔ ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا" (رومیوں ۵ : ۱۲)۔

الحاصل یسوؔع المسیح کی اِنسانی فطرت اور ہماری اِنسانی فطرت میں عظیم فرق یہ تھا کہ وہ گناہ سے قطعاً پاک تھی۔

تیسرا باب

المسیح کی شخصیت میں الٰہی اور انسانی ذات

ہم نے یسوؔع المسیح کی الوہیت اور بشریت کو بالتفصیل بیان کیا ہے، یہ دِکھانے کے لئے کہ آپ میں یہ دونوں ذاتیں پائی جاتی ہیں اور اگرچہ یہ بظاہر متضاد ہیں تو بھی کلام پاک کی شہادت کی روشنی میں اِس حقیقت سے انکار ممکن نہیں۔

۱۔ المسیح میں دونوں ذاتوں کا اتحاد اور ملاپ

یسوؔع المسیح میں الٰہی اور انسانی ذات کے موجود ہونے پر تاریخِ کلیسیا میں شروع سے لے کر اب تک گرما گرم بحث ہوتی رہی ہے۔ اِس موضوع پر جو بھی سوال کیا جا سکتا تھا کیا جا چکا ہے۔

راسخ الاعتقاد مسیحیوں کا ہمیشہ سے یہ اعتقاد رہا ہے کہ آپ کی شخصیت میں یہ دونوں ذاتیں، تیسری ذات یا دو الگ الگ شخصیتیں پیدا کئے بغیر موجود ہیں۔ یُوں آپ کامِل خدا اور کامِل انسان ہیں۔

اگرچہ آپ میں دو الگ الگ اور متفرق ذاتیں تھیں، لیکن آپ نے اِن میں سے کسی ایک کو تنہا یعنی کبھی الوہیت اور کبھی بشریت کو استعمال نہ کیا۔ آپ تمام باتوں میں شخصِ واحد کے طور پر کام کرتے تھے۔ آپ طوفان کے وقت کشتی میں دن بھر کی مشقت کے باعث تھکے ماندے سو رہے تھے۔

لیکن دوسرے ہی لمحہ آپ طوفان کو کنٹرول کر رہے تھے۔ یوں آپ کی حقیقی انسانیت آپ کی الٰہی قوت کے پس منظر سے جھلکتی ہوئی صاف نظر آتی ہے۔

اِس موضوع پر کروسوؔستم لکھتے ہیں:

"مَیں یسوؔع المسیح کے بارے میں یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ تنہا خدا تھے یا تنہا انسان تھے بلکہ مِل کر دونوں۔ کیونکہ آپ نے بھوکا ہوتے ہوئے پانچ روٹیوں سے پانچ ہزار کو کھلایا، پیاسا ہوتے ہوئے پانی کو مَے میں تبدیل کر دیا۔ آپ کشتی میں سوار ہونے کے علاوہ پانی پر چلے، مرتے وقت آپ نے مُردوں کو زندہ کیا۔ پیلاطُس کے سامنے پیش ہونے کے باوجود آپ باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہیں۔ فرشتوں نے آپ کی پرستش کی جبکہ یہودیوں نے آپ پر پتھر برسائے۔ اِس طرح آپ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ خدا بھی ہیں۔"

یسوؔع المسیح نے اپنی زمینی خدمت کے دوران جو کام کئے یا کلام کیا وہ ایک شخصِ واحد کے طور پر کیا۔ آپ نے اپنے لئے ہمیشہ صیغۂ واحد استعمال کیا۔ مثلاً آپ نے اپنے پہاڑی وعظ کے دوران فرمایا: "لیکن مَیں تم سے کہتا ہوں . . ." (متیؔ ۵ : ۲۲)۔ آپ نے کبھی یہ نہ کہا کہ "ہم کہتے ہیں"۔

یہ بات بے حد اہمیت کی حامل ہے کہ ہمیں اپنے خداوند کی زمینی خدمت اور زندگی کے بارے میں کبھی یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ آپ کے بعض کام یا اقوال صرف انسانی تھے اور بعض خالصتاً الٰہی۔ یہ دونوں ہی المسیح کی شخصیتِ واحدہ سے صادر ہوتے تھے۔

یسوؔع المسیح نے خود اپنے بارے میں فرمایا کہ آپ بیک وقت آسمان پر بھی ہیں اور زمین پر بھی: ”آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابنِ آدم جو آسمان میں ہے“ (یوحنّا ۳ : ۱۳)۔ آپ کے اِس قول کی تشریح کسی اور نظریہ سے نہیں کی جا سکتی ماسوا اس کے کہ آپ میں دو ذاتوں کا اِس طرح اتحاد اور ملاپ تھا کہ آپ ایک شخص واحد ہی تھے۔

المختصر، المسیح میں ۲ دو ذاتیں موجود تھیں، ایک الٰہی اور دوسری انسانی۔ یہ ۲ دو ذاتیں نہ تو دوستی کے اخلاقی بندھن سے بندھی ہوئی تھیں اور نہ روحانی بندھن سے جس سے ایماندار خداوند کے ساتھ بندھے ہوتے ہیں بلکہ فہم و ادراک سے بالا ایک لاثانی بندھن سے۔ آپ شخص واحد تھے جس میں واحد شعور اور واحد ارادہ پایا جاتا تھا اور اس شعور اور ارادہ میں انسانی ذات اور الٰہی ذات شامل تھی۔

بائبل مُقدّس میں یسوؔع المسیح کی دو شخصیتوں کا ذکر نہیں ملتا۔ آپ کو ہر جگہ ایک ہی شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے جب بھی کوئی کام یا کلام کیا تو شخص واحد کے طور پر کیا۔

المسیح کی ذاتوں میں ”مَیں“ اور ”تم“ کا فرق نہیں پایا جاتا جس سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ مخاطب ہو سکیں جیسے کہ تثلیث فی التوّحید میں پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔ المسیح فرماتے ہیں: ”وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے مَیں نے اُنہیں دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تاکہ وہ کامِل ہو کر ایک ہو جائیں . . .“ (یُوحنّا ۱۷ : ۲۲-۲۳)۔

بائبل مُقدّس میں دونوں ذاتوں کو ایک ہی شخص میں موجود دکھایا گیا ہے۔

کلام پاک میں المسیح میں دو ذاتوں کا ذکر ملتا ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ اشارہ ایک ہی شخص کی طرف ہے۔ ملاحظہ فرمایئے: ”اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوؔع مسیح کی نسبت وعدہ کیا تھا جو جسم کے اعتبار سے تو داؤد کی نسل سے پیدا ہُوا۔ لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اِعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قُدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا“ (رومیوں ۱ : ۳-۵؛ مزید دیکھئے گلتیوں ۴ : ۴، ۵؛ فلپیّوں ۲ : ۶-۱۱)۔

کبھی کبھی اُس شخصیت کو الٰہی لقب دیا جاتا ہے حالانکہ اُس وقت اُس کی انسانی خاصیتوں یا کاموں کا ذکر کیا جاتا ہے: ”. . . خدا کی کلیسیا کی گلّہ بانی کرو جِسے اُس نے خاص اپنے خُون سے مول لیا“ (اعمال ۲۰ : ۲۸؛ مزید دیکھئے ۱-کرنتھیوں ۲ : ۸؛ کلسیوں ۱ : ۱۳-۱۴)۔ اور بعض اوقات اُس شخصیت کو انسانی لقب دیا جاتا ہے: ”اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابنِ آدم جو آسمان میں ہے“ (یوحنا ۳ : ۱۳؛ مزید دیکھئے ۶ : ۶۲؛ رومیوں ۹ : ۵)۔

اِس سلسلے میں ہم مسیحی علم الٰہی کی تعلیم سے اقتباس پیش کرتے ہیں جو اس اہم اور دقیق مسئلے کو بڑی سادگی اور وضاحت سے بیان کرتا ہے:

”۱۔ دونوں ذاتوں کی خاصیتیں اور صفات اِس ایک شخص کی ہو گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تجسم کے بعد انسانی اور الٰہی ذاتوں کی خاصیتیں اس ایک شخص کی ہیں۔ اس شخصیت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ قادرِ مطلق ہے، ہمہ دان ہے، اور ہر جگہ موجود ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ مردِ غمناک ہے، اُس کا علم محدود ہے اور وہ انسانی ضروریات اور تکالیف

کے ماتحت ہے۔

ب ۔ دونوں ذاتوں کا کام اُس ایک شخصیت کا کام بن گیا۔ چنانچہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کا مخلصی کا کام اُس ایک ہی شخصیت کا کام ہے یعنی دونوں ذاتوں کا اُس میں حصہ ہے اور دونوں اُس پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ کام ایک ہی شخصیت کا کام ہوتا ہے[1]"۔

۲۔ المسیح میں دو ذاتوں کے موجود ہونے کی ضرورت

چونکہ گناہ کا اِرتکاب انسان سے ہُوا تھا، اس لئے ضروری تھا کہ گناہ کی سزا بھی انسان ہی اٹھائے۔ مزید برآں گناہ کی سزا اُٹھانے میں جسمانی دُکھ اٹھانا بھی شامل تھا اس لئے وہ صرف کوئی اِنسان ہی ہوسکتا تھا۔ المسیح نے جب ہمارا کفارہ ادا کیا تو آپ کو روحانی دُکھوں کے علاوہ جسمانی دُکھ بھی اٹھانے پڑے۔ ملاحظہ ہو "اب میری جان گھبراتی ہے۔ پس میں کیا کہوں؟ اے باپ! مجھے اِس گھڑی سے بچا لیکن میں اِسی سبب سے تو اِس گھڑی کو پہنچا ہوں" (یُوحنّا ۱۲: ۲۷ مزید دیکھئے اعمال ۳: ۱۸؛ عبرانیوں ۲: ۱۴؛ ۹: ۲۲)۔

پس ضروری تھا کہ المسیح انسانی فطرت اپنائیں۔ اور نہ صرف اُس کی ضروری خصوصیات کے ساتھ بلکہ اس کی کمزوریوں کو بھی اپنائیں جو

---

[1] مسیحی علمِ الٰہی کی تعلیم از برک ہاف۔ ایم۔ آئی۔ کے ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور۔ صفحہ ۲۴۲۔

انسان میں گناہ کے ارتکاب کے بعد رچ بس گئی تھیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ وہ خود گناہ سے پاک اِنسان ہوں کیونکہ اگر ایک اِنسان خود گنہگار ہے تو وہ دوسرے انسان کا کفارہ نہیں دے سکتا۔ چنانچہ عبرانیوں ۷: ۲۶ میں ایسے شخص کے بارے میں جو ہمارا کفارہ دینے کا اہل ہوسکتا ہے یوں لکھا ہے: "جو پاک اور بے ریا اور بے داغ ہو اور گنہگاروں سے جُدا اور آسمانوں سے بلند کیا گیا ہو"۔

نیز ایک درمیانی کے لئے جو خدا اور انسان میں صُلح کرانا چاہتا تھا ضروری تھا کہ وہ خود بھی تمام انسانی دُکھوں سے گزرا ہوا اور تمام آزمائشوں پر غالب آیا ہو (عبرانیوں ۲: ۱۷-۱۸) تاکہ وہ ہمارے لئے حقیقی معنوں میں نمونہ بن سکے (متی ۱۱: ۲۹؛ فلپیوں ۲: ۵-۸؛ عبرانیوں ۱۲: ۲-۴؛ ۱-پطرس ۲: ۲۱)۔

پھر اتنا ہی کافی نہیں تھا کہ وہ گناہ سے مُعرّا و مُبرّا، انسانی دکھوں میں شامل اور آزمائشوں پر غالب آیا ہو بلکہ وہ خدا بھی ہو۔ یہ اس لئے ضروری تھا تاکہ وہ ایسی قربانی دے سکے جو لامحدود قدر و قیمت کی حامل ہو، جو ہماری جگہ حق تعالیٰ کا غضب برداشت کرنے کے قابل ہوتا کہ ہمیں گناہ کی سزا سے بچائے اور اپنے کفارہ کے پھل کا اطلاق اُن پر کرنے کے قابل ہو جو اُسے ایمان سے قبول کریں گے۔

پس یسوع المسیح میں الٰہی ذات اور انسانی ذات کا موجود ہونا ضروری تھا تاکہ آپ ہمارا کفارہ دینے اور ہمارا درمیانی بننے کے قابل بنیں۔

۳-المسیح میں اِن دو ذاتوں کی موجودگی ابدی ہے

کلام پاک کے مطابق المسیح میں انسانی ذات اور الٰہی ذات ابد تک موجود ہوں گی۔ آپ اپنی انسانیت کو ترک نہیں کر سکتے ورنہ آپ "ابنِ آدم" نہیں ہو سکتے۔

اپنے جی اُٹھنے کے بعد جب آپ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوئے تو اسی جسم میں ظاہر ہوئے جو مصلوب ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک شاگرد سے جو آپ کے جی اُٹھنے کے بارے میں شک میں مُبتلا تھا فرمایا "اپنی اُنگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اِعتقاد رکھ" (یُوحنّا ۲۰: ۲۷)۔ پھر ایک اور موقع پر جب شاگرد ایک کمرہ میں جمع تھے آپ اُن کے بیچ آ کھڑے ہوئے اور فرمایا "میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ مَیں ہی ہوں۔ مجھے چھُو کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دِکھائے" (لُوقا ۲۴: ۳۶-۴۰)۔

لیکن اب آپ کے جی اٹھنے سے پہلے اور اُس کے بعد کے جسم میں فرق یہ تھا کہ وہ جلالی بن گیا تھا۔ اب یہ جسم اُن پابندیوں سے آزاد تھا جو ہمارے اجسام کو لاحق ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہم آپ کے جلالی جسم کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ جب شاگرد یہودیوں کے خوف سے کمرہ بند کر کے ڈرے سہمے بیٹھے تھے تو آپ بند دروازوں میں سے گزر کر اُن کے درمیان آ کھڑے ہوئے: "پھر اُسی دن جو ہفتہ کا پہلا دن تھا شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں شاگرد تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے یسوعؔ آ کر بیچ میں کھڑا ہُوا اور

اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو" (یُوحنّا ۲۰: ۱۹)۔ لیکن آپ میں جسم کی تمام بنیادی صفات موجود تھیں۔ وہ کبھی ختم نہ ہوئیں اور نہ کبھی ہوں گی۔ وہ اب بھی آپ میں آسمان میں موجود ہیں۔

چوتھا باب

یسُوع المسیح کے منصب

کلام پاک میں یسوؔع المسیح کے تین منصب بیان ہوئے ہیں یعنی نبی، کاہن اور بادشاہ۔ آپ کو اس لئے انہی تین منصبوں کے لئے مسح کیا گیا کیونکہ اوّل اوّل انسان کو انہی تین منصب اور کاموں کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ خدا نے اسے نبی، کاہن اور بادشاہ کے طور پر پیدا کیا۔ اس لئے علم و فہم، راستبازی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ اُسے دیگر تخلیق پر اختیار بھی بخشا گیا۔ لیکن گناہ نے اُس کی کل زندگی کو متاثر کیا، اور وہ نہ صرف نادانی، اندھے پن، بھول چوک اور دروغ گوئی میں ظاہر ہوا بلکہ ناراستی، جرم اور اخلاقی بگاڑ میں بھی۔ نتیجتہً انسان دکھ، موت اور تباہی کا شکار ہو گیا۔ پس یہ ضروری تھا کہ المسیح ہمارے درمیانی کے طور پر نبی، کاہن اور بادشاہ ہوں۔ بطور نبی آپ ہمارے درمیان خدا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بطور کاہن آپ خدا کے حضور ہمارے نمائندہ ہیں اور بطور بادشاہ آپ حکومت کرتے اور انسان کے اوّلین اختیار کو بحال کرتے ہیں۔

ا۔ بطور نبی

پرانا عہد نامہ، نبی کے لئے تین الفاظ استعمال کرتا ہے: نبی NABI رؤہ ROEH اور خوزِہ CHOZEH ۔ نبی کے بنیادی مطلب کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا، تاہم خروج ۷: ۱ "پھر خداوند

نے موسیٰ سے کہا دیکھ مَیں نے تجھے فرعون کے لئے گویا خدا ٹھہرایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہو گا" اور اِستثنا ۱۸: ۱۸ "مَیں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ مَیں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا" سے ظاہر ہے کہ نبی وہ ہے جو خدا کا پیغام آدمیوں کے پاس لے کر آتا ہے۔ جبکہ الفاظ رؤہ اور خوزِہ اِس حقیقت پر زور دیتے ہیں کہ نبی وہ ہے جو خدا سے مکاشفہ حاصل کرتا ہے، خاص طور پر رویا میں۔ کلامِ مقدس میں یہ تینوں الفاظ ادل بدل کر استعمال ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں نبی کے لئے اور بھی القاب استعمال ہوئے ہیں مثلاً "مردِ خدا"، "خداوند کا رسول۔ ایلچی" اور "نگہبان"۔ یہ القابات ظاہر کرتے ہیں کہ انبیاء خداوند کے خاص خادم ہیں اور لوگوں کے روحانی معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

پھر اِس میں دو اَور باتیں بھی شامل ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ خدا سے حاصل کرتا ہے اور دوسری، وہ اُسے آگے لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ نبی خدا سے مکاشفہ، رویا اور خوابوں میں یا زبانی حاصل کرتا ہے اور لوگوں کو زبانی یا نبوتی کاموں کے ذریعہ پہنچاتا ہے۔ مکاشفہ ملنا بڑا اہم ہے کیونکہ اگر درستی سے حاصل نہ کیا جائے تو آگے درستی سے نہیں پہنچایا جا سکتا۔ علاوہ ازیں نبی اپنی طرف سے اُس میں اضافہ بھی نہیں کر سکتا۔ یہاں ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ ہر ایک جسے مکاشفہ ملے نبی نہیں ہوتا۔ مثلاً جرآر کا بادشاہ ابی ملک۔ حضرت ابرہام جب جرآر کے ملک میں پہنچے تو اپنی بیوی سارہ کے حق میں یہ کہا کہ وہ میری بہن ہے کیونکہ سارہ بے حد خوبصورت تھی اور انہیں خدشہ تھا کہ لوگ اس کے سبب سے انہیں ہلاک کر دیں گے۔ پس

جب ابی ملک نے سارہ کو اپنی بیوی بنانے کے لئے لے لیا تو خدا نے اُسے خواب میں آکر کہا "دیکھ تو اُس عورت کے سبب سے جسے تُو نے لے لیا ہے ہلاک ہو گا کیونکہ وہ شوہر والی ہے" (پیدائش ۲۰ : ۳)۔ نبی کے لئے شرائط یہ ہیں کہ اُسے الٰہی بلاہٹ ہو اور خدا سے دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہدایات یا پیغام دیتا ہو۔ وہ ایک طرح سے خدا اور انسان کا درمیانی ہوتا ہے۔

نبی کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنی اُمت کو خدا کے کلام سے رُوشناس کرائے۔ یسوع المسیح بھی انہی معنوں میں نبی تھے۔ آپ نے بھی انسان کو خدائے ذوالجلال کے کلام سے روشناس کرایا۔

یسوع المسیح اکثر اپنے حواریوں کی معیت میں لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے لیکن زیادہ تر تمثیلوں میں۔ مرقس ۴ : ۱۔ ۳ میں یُوں مرقوم ہے : "پھر وہ جھیل کے کنارے تعلیم دینے لگا ۔ ۔ ۔ اور وہ اُن کو تمثیلوں میں بہت سی باتیں سکھانے لگا اور اپنی تعلیم میں اُن سے کہا۔ سنو! دیکھو ایک بیج بونے والا نکلا ۔ ۔ ۔"۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے براہ راست تعلیم نہ دی۔ اس کی بہترین مثال آپ کی وہ تعلیم ہے جو پہاڑی وعظ کہلاتی ہے (دیکھئے متی ابواب ۵۔۷)۔

پھر یسوع المسیح نے متعدد پیش گوئیاں بھی کیں جن میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں اور باقی بھی اپنے اپنے وقت پر پوری ہو جائیں گی۔ ایک مرتبہ آپ ہیکل سے نکل کر جا رہے تھے تو آپ کے حواری آپ کے پاس آئے اور ہیکل کی شاندار عمارت دکھائی۔ اس پر آپ نے یہ پیش گوئی کی: "یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا" (متی ۲۴ : ۱۔ ۲)۔ یہ

پیش گوئی اُس وقت پوری ہوئی جبکہ ۷۰ء میں رومی فوجوں نے طِطس کی سرکردگی میں یروشلیم کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور ہیکل کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔

علاوہ ازیں آپ نے اور پیش گوئیاں بھی کیں جو پُوری ہو چکی ہیں۔ ہم اُن سب کا تفصیلاً ذکر تو نہیں کر سکتے البتہ مختصراً بیان کرتے ہیں۔ جھوٹے مسیح اُٹھ کھڑے ہونے کے بارے میں (متی ۲۴ : ۲۳۔ ۲۴)۔ رُوح القدس کے نزول کے بارے میں (لوقا ۲۴ : ۴۹) حواری پطرس کے اِنکار کے بارے میں (متی ۲۶ : ۳۱۔ ۳۵)۔ اپنی موت کے بارے میں (لوقا ۲۴ : ۱۔ ۹)۔ مسیحیوں کو ستانے اور قتل کرنے کے بارے میں (یوحنا ۱۶ : ۱۔ ۳)۔ اِن کی تکمیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب "فضیلتِ مسیح"[۱]۔

یسوع المسیح کی دو[۲] ایسی پیش گوئیاں ہیں جو ہنوز پوری ہونی ہیں۔ پہلی دنیا کے خاتمے کے بارے میں۔ ایک مرتبہ حواریوں نے آپ سے دریافت کیا کہ دنیا کی آخرت کب ہوگی؟ آپ نے چند نشانیاں بیان فرمائیں کہ جب ان کو وقوع میں آتے دیکھو تو سمجھ لینا کہ دنیا کا خاتمہ جلد ہونے والا ہے۔ تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے، سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی، جگہ جگہ کال پڑیں گے، بھونچال آئیں گے اور لوگوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی (دیکھئے متی ۲۴ : ۳۔ ۱۴)۔ اِن میں سے کئی ایک کا مشاہدہ ہم اپنے زمانہ میں بھی کر رہے ہیں۔ دوسری، آپ کی آمدِ ثانی کے بارے میں ہے (یوحنا ۱۴ : ۱۔ ۳) جو جلد پوری ہونے والی ہے۔

---

[۱] ناشرین مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶ فیروزپور روڈ۔ لاہور

یسوؔع المسیح نے اپنے صادق وبرحق ہونے کے بارے میں جو دلیلیں پیش کیں اُن میں آپ کے معجزات نمایاں کردارادا کر رہے ہیں۔ جب یوحنّا اصطباغی (یحییٰ نبی) نے قید میں آپ کے کاموں کا ذکر سنا تو اپنے شاگردوں کی معرفت دریافت کیا کہ المسیح آپ ہی ہیں تو آپ نے ان سے فرمایا "جو کچھ تم سنتے اور دیکھتے ہو جاکر یُوحنّا سے بیان کردو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے پھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے اور بہرے سنتے ہیں اور مُردے زِندہ کئے جاتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے "(متی ۱۱: ۴- ۵)۔

یسوع المسیح نے اپنی خدمت کے دَوران بے شمار معجزات دکھائے لیکن وہ سب اناجیل میں مرقوم نہیں۔ یوحنّا رسول فرماتے ہیں: "اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوؔع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں اُن کے لئے دُنیا میں گنجائش نہ ہوتی" (یُوحنّا ۲۱: ۲۵)۔

اناجیل میں صرف چند معجزات کا ہی ذکر ملتا ہے۔

مثلاً آپ نے ایک بیوہ کے لڑکے کو زندہ کیا (لوقا ۷: ۱۱-۱۵)، کوڑھیوں کو شفا دی (لُوقا ۱۷: ۱۱-۱۴)، جنم کے اَندھوں کو بینائی دی (یُوحنّا ۹: ۱-۱۲)، بیماروں اور مفلوجوں کو شفا دی (یوحنا ۵: ۲-۹؛ مرقس ۲: ۱-۱۲)۔ بدرُوحوں کو نکالا (مرقس ۵: ۲-۱۵؛ ۹: ۱۴-۲۹)؛ ہَوا اور پانی کو تھما دیا (لُوقا ۸: ۲۲-۲۵)، پانی پر چلے (یُوحنا ۶: ۱۶-۲۱)، چند روٹیوں سے ہزاروں کو کھانا کِھلایا (متیّ ۱۴: ۱۳-۲۱؛ ۱۵: ۳۲-۳۹)، پانی کو مَے میں تبدیل کیا (یوحنا ۲: ۱-۱۱)، چار دِن کے مُردے کو زِندہ کیا (یوحنا ۱۱: ۱-۴۴)۔

اب ظاہر ہی ہے کہ یسوؔع المسیح نبی تھے کیونکہ آپ نے مختلف نہایت

مؤثر طریقوں سے خدا کی رضا کو انسان پر ظاہر کر دیا۔ لیکن کیا آپ خود اور دوسرے لوگ بھی آپ کو نبی سمجھتے تھے؟

جہاں تک یسوؔع المسیح کا اپنے آپ کو نبی سمجھنے کا تعلق ہے، انجیل جلیل میں ایسی بہت سی آیات ملتی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ آپ خود کو نبی جانتے تھے۔ مثلاً ایک مرتبہ آپ نے اپنے گاؤں ناصرؔۃ کے عبادت خانہ میں تعلیم دی۔ سامعین آپ کی تعلیم سن کر بڑے حیران ہوئے اور اُنہوں نے ٹھوکر کھائی۔ وہ کہتے تھے کہ "اِس میں یہ حکمت اور معجزے کہاں سے آئے؟ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟" اِس پر آپ نے اُن سے کہا "نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سِوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا" (دیکھئے متیّ ۱۳: ۵۳-۵۸)۔

ایک مرتبہ جب آپ یروشلیؔم میں تھے تو بعض فریسیوں نے آکر آپ سے کہا کہ "نکل کر یہاں سے چل دے کیونکہ ہیرودیس تجھے قتل کرنا چاہتا ہے"۔ آپ نے اُنہیں جواب دیا "مجھے آج اور کل اور پرسوں اپنی راہ پر چلنا ضرور ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلیؔم سے باہر ہلاک ہو" (لُوقا ۱۳: ۳۱، ۳۳؛ مزید دیکھئے مرقس ۶: ۴؛ لوقا ۴: ۲۴؛ یُوحنا ۴: ۴۴؛ متی ۲۳: ۳۷)۔

آپ کے حواری بھی آپ کو نبی جانتے تھے۔ آپ کے جی اٹھنے کے بعد جب دو حواری باتیں کرتے اپنے گاؤں اماؔؤس کو جا رہے تھے تو راستے میں آپ ان پر ظاہر ہوئے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا ہُوا؟ انہوں نے آپ سے کہا کہ یسوؔع ناصری "جو خدا اور ساری اُمّت کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا ... اُسے مصلوب کیا" (لُوقا ۲۴: ۱۹-۲۰)۔

پھر لوگ بھی آپ کو نبی جانتے تھے۔ ایک مرتبہ سبت کے دن آپ

نے ایک جنم کے اندھے کو شفا دی۔ لوگ اُسے پکڑ کر فریسیوں کے پاس لے گئے۔ فریسیوں نے اُس اندھے سے جو اَب دیکھتا تھا دریافت کیا کہ جس نے تیری آنکھیں کھولی ہیں" تو اُس کے حق میں کیا کہتا ہے ؟ اُس نے کہا وہ نبی ہے" یوحنّا ۹ : ۱۷ مزید دیکھئے متی ۲۱ : ۱۱، ۴۶ ؛ مرقس ۶ : ۱۴-۱۵ ؛ لوقا ۷ : ۱۶ ؛ یوحنّا ۶ : ۱۴ ؛ ۷ : ۴۰، ۵۲)۔

پس ظاہر ہی ہے کہ یسوؔع المسیح نبی تھے لیکن آپ اور دیگر انبیا میں فرق یہ تھا کہ وہ حق تعالیٰ کی ہدایت سے بولتے تھے جبکہ آپ موقع محل کے مطابق خود اپنے اختیار سے کلام کرتے تھے۔

۲۔ بطور کاہن

پاک نوشتوں کے مطابق کاہن وہ شخص تھا جو خدا کے حضور خطا کار انسان کی نمائندگی کرتا تھا۔ اِس فرض کی ادائیگی کے سلسلے میں وہ پہلے متعلقہ آدمی کے لئے قربانی گزارنتا اور پھر شفاعت کرتا۔

پرانے عہد نامہ میں کاہن کے لئے لفظ "کوہین" KOHEN آیا ہے، جبکہ نئے عہد نامہ میں کاہن کے لئے لفظ ہیئر اُوئس HIEREUS آیا ہے۔ اس کا تعلق ہیئروس HIEROS سے ہے جس کا مطلب پاک ہے۔ اِس سے مراد مخصوص شُدہ شخص ہے جو پاک کاموں میں مصروف ہے۔

نبی اور کاہن میں فرق

یہ دونوں ہی حق تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے جاتے تھے (اِستثنا

۱۸ : ۱۸ مابعد ؛ عبرانیوں ۵ : ۱)۔ نبی اِس لئے مقرر کیا جاتا تھا کہ وہ لوگوں کے درمیان خدا کا نمائندہ ہو، اُس کا پیغام لوگوں تک پہنچائے اور اُس کی مرضی کی تشریح کرے۔ جبکہ کاہن خدا کے سامنے اِنسان کا نمائندہ تھا۔ اُسے یہ خاص حق حاصل تھا کہ وہ خدا کے نزدیک پہنچے اور لوگوں کے عوض بولے اور اُن کی نمائندگی کرے۔ وہ لوگوں کی شفاعت کرتا (عبرانیوں ۷ : ۲۵) اور ان کو خدا کے نام میں برکت دیتا تھا (احبار ۹ : ۲۲)۔

کاہن معلم بھی ہوتے تھے لیکن ان کی اور انبیا کی تعلیم میں فرق تھا۔ انبیا لوگوں کے اخلاقی اور روحانی فرائض پر زور دیتے تھے جبکہ کاہنوں نے اُن رسومات پر زور دیا جن سے انسان خدا کے نزدیک پہنچ سکتا تھا۔ عبرانیوں ۵ : ۱ میں کاہن کی خاصیتوں کا یوں ذکر ہے : "ہر سردار کاہن آدمیوں میں سے منتخب ہو کر آدمیوں ہی کے لئے اُن باتوں کے واسطے مقرر کیا جاتا ہے جو خدا سے عِلاقہ رکھتی ہیں تاکہ نذریں اور گناہوں کی قربانیاں گزرانے"۔

کفّارہ کی ضرورت

کفارہ کی ضرورت کیوں تھی ؟ اِس کی تین وجوہات ہیں : (۱) گناہ کی عالمگیری، (۲) گناہ کی سنگینی اور (۳) انسان کا گناہ کا کفارہ ادا کرنے کا نااہل ہونا۔

(۱) گناہ کی عالمگیری : کلام مُقدّس میں ایسی متعدد آیات ملتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ گناہ عالمگیر ہے۔ ملاحظہ کیجئے "کوئی ایسا آدمی نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو" (۱۔سلاطین ۸ : ۴۶)۔ حضرت سلیمانؔ فرماتے

ہیں" زمین پر کوئی ایسا راستباز انسان نہیں کہ نیکی ہی کرے اور خطا نہ کرے" (واعظ ۷ : ۲۰)۔ یسوع المسیح نے بھی ایک دولت مند سے یہی فرمایا تھا : "کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا" (مرقس ۱۰ : ۱۸)۔ پولس لکھتا ہے : "سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" (رومیوں ۳ : ۲۳)۔

پھر ہمارا مشاہدہ اور تجربہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ ہم سے اکثر و بیشتر گناہ ہی سرزد ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم آدم کی بگڑی ہوئی سرشت لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ بدیں وجہ کلام مقدس کہتا ہے: "حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو بدل سکے تو تم بھی جو بدی کے عادی ہو نیکی کر سکو گے" (یرمیاہ ۱۳ : ۲۳)۔

(۲) گناہ کی سنگینی : گناہ بے حد سنگین ہے۔ یہ خطاکار کو ننگا کر دیتا اور اُس کے لئے رُوحانی موت کا باعث بنتا ہے۔ خدا نے آدم کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ جس دن اُس نے ممنوعہ پھل کھایا اُسی دن وہ رُوحانی موت مر جائے گا (دیکھئے پیدائش ۲ : ۱۷)۔ یہ ہمیں خدا سے جدا کر دیتا ہے۔ جس دن آدم گناہ کا مرتکب ہوا، حق تعالیٰ نے اُسی دن اُسے اپنی حضوری سے نکال دیا (دیکھئے پیدائش ۳ : ۲۴)۔ چونکہ خدا قدوس ہے اس لئے وہ گناہ کو دیکھ نہیں سکتا۔ حضرت حبقوق کہتے ہیں: "تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تُو بدی کو دیکھ نہیں سکتا اور کج رفتاری پر نگاہ نہیں کر سکتا" (حبقوق ۱ : ۱۳)۔ حضرت یسعیاہ کہتے ہیں : "تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جُدائی

کر دی ہے اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے رُوپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سُنتا" (یسعیاہ ۵۹ : ۲)۔

ہمیں اس کی سنگینی کا اندازہ اس لئے نہیں ہوتا کیونکہ ہم اکثر و بیشتر گناہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور عادی بن جانے کی وجہ سے گناہ کو معمولی سمجھنے لگتے ہیں۔

(۳) انسان کا اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرنے کا نا اہل ہونا : اوّل

اوّل جب باری تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا تو وہ معصوم تھا یعنی وہ گناہ سے واقف نہ تھا۔ لیکن ایک وقت آیا جب ابلیس نے اُسے آزمایا اور اللہ تعالیٰ کے واضح حکم اور آگاہی کے باوجود اُس نے ممنوعہ پھل کھا لیا اور یوں وہ گنہگار بن گیا۔ اس گناہ کے سبب سے انسان نے خدا کی اخلاقی صورت جس پر وہ پیدا کیا گیا تھا یعنی خدا کے حقیقی علم، راستبازی اور پاکیزگی کو کھو دیا۔ اس سے اس کی ساری زندگی بگڑ گئی اور اِس بگاڑ کا اثر اُس کی زندگی کے ہر شعبہ پر ہُوا یہاں تک کہ وہ اِس قابل نہ رہا کہ کسی قسم کی رُوحانی نیکی کر سکے۔

باغِ عدن کے اس واقعہ کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ انسان گنہگار بن گیا اور کلام مقدس کے مطابق گناہ کا نتیجہ موت ہے۔ لکھا ہے : "گناہ کی مزدوری موت ہے . . ." (رومیوں ۶ : ۲۳) اور یوں انسان روحانی طور پر مر گیا۔ اب مردہ ہونے کے سبب سے وہ اپنے گناہ کا کفارہ ادا نہیں کر سکتا۔ پس جو کام وہ کر نہیں سکتا تھا حق تعالیٰ نے کیا یعنی اُس کے گناہ کا کفارہ ادا کیا۔ پہلے پہل اُس نے جانوروں کی قربانی کو متعارف کرایا جس کا مقصد

یہ بتانا تھا کہ خون گناہ کا کفارہ ادا کر سکتا ہے۔ لکھا ہے: "جسم کی جان خون میں ہے اور مَیں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اُسے تم کو دیا ہے کہ اُس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے" (احبار ۱۷: ۱۱)۔ لیکن یہ انتظام عارضی تھا اور اُس عظیم کفارہ کی طرف اِشارہ کرتا تھا جو یسوؔع المسیح سارے جہان کے لئے دینے والے تھے۔

یسوع المسیح کاہن ہیں

پرانے عہد نامہ میں یسوؔع المسیح کے بارے میں پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ آپ کاہن ہوں گے بلکہ یہ بھی کہ آپ ابد تک کاہن ہوں گے۔ ملاحظہ کیجئے "خداوند نے قسم کھائی ہے اور پھرے گا نہیں کہ تُو ملک صِدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے" (زبُور ۱۱۰: ۴)۔ مزید دیکھئے "... وہ صاحبِ شوکت ہوگا اور تخت نشین ہو کر حکومت کرے گا اور اُس کے ساتھ کاہن بھی تخت نشین ہوگا" (زکریاہ ۶: ۱۳)۔ اِس آیت کے مطابق آپ نہ صرف کاہن ہوں گے بلکہ بادشاہ بھی اور یہ د [illegible] منصب آپ میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

عہدِ عتیق کے کفارہ کے دو کردار تھے، ایک برّہ جو دوسرے کے عوض قربان ہوتا تھا اور دوسرا کاہن جو اُس برّہ کو متعلقہ گنہگار کی جگہ بطور کفارہ گزرانتا تھا۔ برّہ کے لئے لازم تھا کہ وہ بے عیب ہو؛ "اگر اُس کا چڑھاوا گائے بیل کی سوختنی قربانی ہو تو وہ بے عَیب نر کو لا کر اُسے خیمۂ اِجتماع کے دروازے پر چڑھائے تا کہ وہ خود خداوند کے

حضور مقبول ٹھہرے" (احبار ۱: ۳)۔

پاک نوشتوں میں یسوع المسیح کے کاہن کے کام کو جس طرح پیش کیا گیا ہے اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ آپ کاہن اور برّہ دونوں ہیں۔ پرانے عہد نامہ میں کاہن اور برّہ دونوں لازماً الگ الگ تھے اور بطور تمثیل نا مکمل تھے جبکہ یسوؔع المسیح کامل کاہن اور کامل قربانی کا برّہ دونوں خود ہی تھے۔

یسوؔع المسیح کے کہانتی کام کو سب سے زیادہ صفائی سے عبرانیوں کے خط میں بیان کیا گیا ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ آپ حقیقی، ابدی اور کامل سردار کاہن ہیں جنہیں خدا نے مقرر کیا ہے۔ آپ ہمارے عوضی ہیں اور آپ کی قربانی بالذّات سے حقیقی اور مکمل نجات ملتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

"ہر سردار کاہن آدمیوں میں سے منتخب ہو کر آدمیوں ہی کے لئے اُن باتوں کے واسطے مقرر کیا جاتا ہے جو خدا سے علاقہ رکھتی ہیں تا کہ نذریں اور گناہوں کی قربانیاں گزرانے اور وہ نادانوں اور گمراہوں سے نرمی کے ساتھ پیش آنے کے قابل ہوتا ہے اِس لئے کہ وہ خود بھی کمزوری میں مُبتلا رہتا ہے اور اِسی سبب سے اُس پر فرض ہے کہ گناہوں کی قربانی جس طرح اُمت کی طرف سے گزرانے اُسی طرح اپنی طرف سے بھی چڑھائے۔ اور کوئی شخص اپنے آپ یہ عزّت اختیار نہیں کرتا جب تک ہارؔون کی طرح خُدا کی طرف سے بُلایا نہ جائے۔ اِسی طرح مسیح نے بھی سردار کاہن ہونے کی بُزرگی اپنے تیئں نہیں دی بلکہ

اُسی نے دی جس نے اُس سے کہا تھا کہ

تُو میرا بیٹا ہے۔
آج تُو مجھ سے پیدا ہُوا۔

چنانچہ وہ دوسرے مقام پر بھی کہتا ہے کہ

تُو ملک صِدؔق کے طریقہ کا
اَبد تک کاہن ہے۔

اُسی نے اپنی بشریت کے دِنوں میں زور زور سے پُکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اُس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اُس کی سُنی گئی۔ اور باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔ اور کامِل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے ابدی نجات کا باعث ہوا۔ اور اُسے خدا کی طرف سے ملکِ صِدؔق کے طریقہ کے سردار کاہن کا خطاب مِلا۔" (عبرانیوں ۵: ۱-۱۰؛ مزید دیکھئے ۷: ۱-۲۸؛ ۹: ۱۱-۱۵، ۲۴-۲۸؛ ۱۰: ۱۱-۱۴؛ ۱۹-۲۲؛ ۱۲: ۲۴، خاص طور پر ۵: ۵؛ ۷: ۲۶؛ ۹: ۱۴)۔

انجیل جلیل میں یہی واحد خط ہے جس میں یسوؔع المسیح کو کاہن بتایا گیا ہے۔ لیکن آپ کے کہانت کے کام کو پولسؔ کے دیگر خطوط میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً دیکھئے رومیوں ۳: ۲۴-۲۵؛ ۵: ۶-۸؛ ۱-کرنتھیوں ۵: ۷؛ ۱۵: ۳؛ افسیوں ۵: ۲۔ یوحنّا رسول بھی اپنی انجیل میں اس کا تھوڑا بہت ذکر کرتا ہے۔ پڑھئے یوحنا ۱: ۲۹؛ ۳: ۱۴-

۱۵؛ ۱-یوحنّا ۲: ۲؛ ۴: ۱۰۔

پھر پیتل کے سانپ کی علامت آپ کے برّہ ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جس طرح پیتل کا سانپ اپنے آپ میں زہریلا نہیں تھا لیکن گناہ کی نمائندگی کرتا تھا، اُسی طرح یسوع المسیح اگرچہ بے گناہ تھے ہمارے لئے گناہ ٹھہرائے گئے۔ اور جس طرح پیتل کے سانپ کا بلّی پر چڑھایا جانا بیماری کے ختم ہونے کو ظاہر کرتا تھا، اُسی طرح یسوؔع المسیح کا صلیب پر لٹکایا جانا ہمارے گناہوں کے ہٹائے جانے کا باعث بنتا ہے۔ اور جس طرح سانپ پر ایمان سے دیکھنے سے شفا ملتی تھی، اسی طرح مسیح پر ایمان لانے سے انسان بچ جاتا ہے۔

پطرؔس رسول کہتا ہے کہ جس طرح ایک برّہ کی موت عوضی موت تھی اسی طرح یسوع المسیح بھی ہمارے لئے عوضی موت مرے۔ "وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی" (۱-پطرس ۲: ۲۴؛ مزید دیکھئے ۳: ۱۸)۔ یسوؔع المسیح نے بھی یہی کچھ فرمایا: "ابنِ آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے، اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے" (مرقس ۱۰: ۴۵)۔

پرانے عہدنامہ کے کاہن آنے والی حقیقت کا محض سایہ تھے۔ اور چونکہ یسوؔع المسیح خود وہ حقیقت تھے اس لئے آپ حقیقی کاہن ہیں۔ عبرانیوں کے خط کے ساتویں باب میں اس بات پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ آپ کی کہانت ہارؔون کی کہانت سے کہیں افضل تھی۔ ہارون کی کہانت عارضی تھی جبکہ آپ کی کہانت ابدی ہے۔ ملاحظہ ہو: "تُو ملکِ صِدق کے طریقہ کا ابد تک کاہن ہے" (عبرانیوں ۷: ۱۷)۔

یسوع المسیح نے کاہن کے کام کے دوسرے پہلو یعنی شفاعتی کام کو بھی پورا کیا۔ آپ کو صاف طور پر ہمارا مددگار کہا گیا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۲: ۱ میں اِس لفظ کا مطلب وہ شخص ہے جو مدد کے لئے بلایا جاتا ہے۔ آپ ہمارا وکیل ہونے کی حیثیت سے خدا کے سامنے ہماری وکالت کرتے ہیں (عبرانیوں ۷: ۲۵، ۱۔ یوحنا ۲: ۱)۔

جب آپ زمین پر تھے تو آپ نے ضرورت کے وقت پطرس رسول کی شفاعت کی۔ آپ اپنی الوہیت کے وسیلے سے جانتے تھے کہ پطرس کو جلد ہی روحانی مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ آپ نے دوسرے شاگردوں کی موجودگی میں اُس سے کہا "شمعون! شمعون! دیکھ شیطان نے تم لوگوں کو مانگ لیا تاکہ گیہوں کی طرح پھٹکے۔ لیکن میں نے تیرے لئے دُعا کی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے اور جب تُو رجوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا" (لُوقا ۲۲: ۳۱-۳۲)۔

ایک اور موقع پر یسوع المسیح نے اپنے پر ایمان لانے والوں کے لئے یوں دعا کی: "مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا اور دُنیا نے اُن سے عداوت رکھی اس لئے کہ جس طرح میں دنیا کا نہیں وُہ بھی دُنیا کے نہیں۔ مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تُو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُس شریر سے اُن کی حفاظت کر۔ جس طرح مَیں دُنیا کا نہیں وُہ بھی دُنیا کے نہیں۔ اُنہیں سچائی کے وسیلہ سے مقدّس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے" (یُوحنا ۱۷: ۱۴-۱۷)۔

اب یسوع المسیح آسمان پر خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھے ہیں اور ہماری شفاعت کرتے ہیں۔ لکھا ہے: "اِسی لئے جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پُوری پُوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ اُن کی شفاعت

کے لئے ہمیشہ زندہ ہے" (عبرانیوں ۷: ۲۵)۔

یسوع المسیح کی شفاعت اس بات پر مبنی ہے کہ آپ نے کفارہ کی قربانی پیش کی۔ یہ اس کام کی تکمیل ہے جو آپ کاہن ہونے کی حیثیت سے کرتے ہیں: "مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی اٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے" (رومیوں ۸: ۳۴ مزید دیکھئے عبرانیوں ۷: ۲۵؛ ۹: ۲۴)۔ یہ کام صرف شفاعتی دُعا تک محدود نہیں ہے بلکہ شافی ہونے کی حیثیت سے آپ اپنی قربانی خدا کے حضور پیش کرتے رہتے ہیں کیونکہ یہ اُن برکات کی بنیاد ہے جو ایمانداروں کے لئے ضروری ہیں۔ چنانچہ آپ اپنے لوگوں کے لئے خدا باپ سے برکتیں طلب کرتے رہتے ہیں۔ نیز آپ اپنے بندوں پر ابلیس کے لگائے گئے الزاموں کا جواب دیتے ہیں اور ان کے گناہوں کی جو انہوں نے کئے معافی حاصل کرتے ہیں۔

یسوع المسیح اُن سب کے لئے شفاعت کرتے ہیں جو آپ کے کفارہ کو سچے دل سے قبول کرتے ہیں۔ آپ صرف ایمان لانے والوں ہی کی شفاعت نہیں کرتے بلکہ ان کے لئے بھی جو آئندہ ایمان لائیں گے: "میں صرف اِن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو اِن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے" (یوحنا ۱۷: ۲۰)۔

ہمیں یہ بات بھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ آپ کی اپنے ایماندار بندوں کے لئے مانگی گئی دعائیں کبھی بے اثر نہیں ہوتیں کیونکہ وہ آپ کے کفارہ بخش کام پر مبنی ہوتی ہیں۔

۳۔ بطور بادشاہ

یسوؔع المسیح ابن اللہ ہونے کی حیثیت سے حق تعالیٰ کی حکمرانی میں جو وہ کُل کائنات پر کرتا ہے شریک ہیں۔ آپ کے بادشاہ ہونے کی بنیاد آپ کا الٰہی ذات ہونا ہے اور یہ آپ کے اصل حقوق میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قِسم کی بادشاہی بھی ہے جِس کا تعلق آپ کے درمیانی ہونے سے ہے۔ اِسے روحانی بادشاہت بھی کہتے ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ا۔ یسوؔع المسیح کا رُوحانی طور پر بادشاہ ہونا: آپ کے رُوحانی طور پر بادشاہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنے لوگوں پر یا اپنی کلیسیا پر حکومت کرتے ہیں۔ یہ اس لئے روحانی کہلاتی ہے کیونکہ اُس کا تعلق روحانی عالم سے ہے اور ایمانداروں کے دلوں اور زندگیوں میں قائم کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد روحانی ہے یعنی گنہگاروں کی نجات اور اس کا انتظام رُوح اور کلام کے وسیلہ سے کیا جاتا ہے۔

یسوؔع المسیح نے خود بھی اس بات کی تصدیق کی تھی کہ آپ کی بادشاہی اس دنیا کی نہیں جبکہ یہودی حاکموں نے آپ کے مقدمہ کے موقع پر آپ پر الزام لگایا کہ آپ بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پیلاطُس کے استفسار پر آپ نے فرمایا "میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی دنیا کی ہوتی تو میرے خادِم لڑتے تاکہ مَیں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا" (یوحنا ۱۸: ۳۶)۔

کلیسیا کا بادشاہ ہونے کی حیثیت سے بعض اوقات آپ کو "کلیسیا کا سر" کہا جاتا ہے۔ "وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے۔ وہی مبدا ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اس کا اوّل درجہ ہو" (کُلسّیوں ۱: ۱۸) مزید دیکھئے افسیوں ۴: ۱۵)۔ چونکہ المسیح کلیسیا کا سَر ہیں اِس لئے آپ اُس پر رُوحانی طور پر حکومت کرتے ہیں۔

یسوؔع المسیح کی روحانی بادشاہی کو نئے عہدنامہ میں "خدا کی بادشاہی" اور "آسمان کی بادشاہی" بھی کہا جاتا ہے۔ اِس بادشاہی کا پہلا مطلب یہ ہے کہ نئی پیدائش کے سبب سے اِسے لوگوں کے دلوں میں قائم کیا جائے۔ اس بادشاہی میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو نادیدنی کلیسیا یعنی عالمگیر کلیسیا کے ممبر ہیں۔ اس بادشاہی کا اثر صرف کلیسیا پر ہی نہیں ہے بلکہ اِس کا مقصد یہ ہے کہ ایک ایماندار کی کُل زندگی یا اس کی زندگی کا ہر ایک حِصّہ اِس کے ماتحت آجائے۔

یسوع المسیح کی اس بادشاہی کا تعلق زمانۂ حال سے بھی ہے اور مُستقبل سے بھی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ ایمانداروں کے دلوں اور زندگیوں میں ایک ایسی حقیقت ہے جو زمانۂ حال میں ہر وقت ترقی کرتی رہتی ہے اور ایماندار میں اس کا اثر بڑھتا رہتا ہے۔ یسوؔع المسیح نے فرمایا "آسمان کی بادشاہی اُس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا۔ وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہَوا کے پرندے آکر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں" (متی ۱۳: ۳۱-۳۲)۔

مگر دوسری طرف یہ روحانی بادشاہی ایک اُمید ہے جو اُس وقت پوری

ہوگی جبکہ المسیح واپس آئیں گے۔ کلام پاک میں اس دوسرے پہلو پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو: "مَیں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیئوں گا اُس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیئوں" (متی ۲۶ : ۲۹ مزید دیکھئے لُوقا ۲۲ : ۲۹- ۳۰ ؛ گلتیوں ۵ : ۲۱، ۲۔ تیمتھیس ۴ : ۱۸ ، ۲۔پطرس ۱ : ۱۱)۔

اس وقت یہ روحانی بادشاہی ایمانداروں کے دلوں میں قائم ہے اور مانی جاتی ہے لیکن المسیح کی آمدِ ثانی پر اس کا قائم کیا جانا اور مانا جانا کامل کیا جائے گا، بادشاہی کی اندرونی قوتیں ظاہر ہو جائیں گی اور المسیح کی روحانی بادشاہی ایک نادیدنی اور جلالی حکومت میں اپنی تکمیل تک پہنچے گی۔

ب۔ یسوؔع المسیح کی کُل کائنات پر بادشاہی

یسوؔع المسیح نے آسمان پر صعود فرمانے سے پیشتر اپنے شاگردوں سے فرمایا "آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا گیا ہے" (متی ۲۸ : ۱۸)۔پولسؔ رسول اس موضوع پر یوں رقمطراز ہیں: "ہم ایمان لانے والوں کے لئے اس کی بڑی قدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قوت کی تاثیر کے موافق۔ جو اُس نے مسیح میں کی جب اسے مُردوں میں سے جِلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بٹھایا اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت بلند کیا جو نہ صرف اِس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لیا جائے گا۔ اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا اور اُس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا" (افسیوں ۱ : ۱۹-۲۲)۔ کائنات کا بادشاہ ہونے کی حیثیت سے آپ اپنے لوگوں کے راہبر

ہیں تاکہ وہ جن کو آپ نے اپنے خون کے ذریعہ مخلصی دی ترقی کریں، بتدریج پاک صاف ہوتے رہیں اور آخر میں پورے طور پر کامل ہو جائیں۔ نیز آپ کائنات کا بادشاہ ہونے کے باعث اپنے لوگوں کو دنیا میں موجود تمام خطرات سے بچا سکتے ہیں اور ان کی اپنے دشمن پر غالب آنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

یسوع المسیح کو کائنات پر حکومت اُس وقت دی گئی جبکہ آپ خدا کے دہنے بیٹھے۔ اِس کا وعدہ پہلے ہی کیا جا چکا تھا: "مجھ سے مانگ اور مَیں قوموں کو تیری میراث کے لئے اور زمین کے انتہائی حصے تیری ملکیت کے لئے تجھے بخشوں گا۔ تو اُن کو لوہے کے عصا سے توڑے گا۔ کمہار کے برتن کی طرح تو اُن کو چکنا چُور کر ڈالے گا" (زبُور ۲ : ۸، ۹ ؛ مزید دیکھئے متی ۲۸ : ۱۸ ؛ افسیوں ۱ : ۲۰-۲۲ ؛ فلپیوں ۲ : ۹-۱۱)۔ لیکن اِس وقت بادشاہ بننے سے آپ کے اس اختیار میں جو خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے آپ رکھتے تھے کوئی اضافہ نہ ہوا اور نہ آپ کی بادشاہی میں کوئی وسعت ہوئی۔ اس کا صرف یہ مطلب تھا کہ اب اختیار اُس مسیح کو دیا گیا ہے جو خُدا/انسان ہے۔ اب آپ کی بشریت بھی اس بادشاہی کے جلال میں شامل ہو گئی۔

یسوؔع المسیح کی یہ حکومت اُس وقت تک قائم رہے گی جب تک کہ دشمنوں پر فتح حاصل نہیں ہو جاتی، یہاں تک کہ موت بھی نیست کر دی جائے گی:

"اِس کے بعد آخرت ہوگی۔ اُس وقت وہ ساری
حکومت اور سارا اختیار اور قدرت نیست کر کے بادشاہی

کو خدا یعنی باپ کے حوالہ کر دیگا۔ کیونکہ جب تک کہ وہ سب دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ لے آئے اُس کو بادشاہی کرنا ضرور ہے۔ سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے کیونکہ خدا نے سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا ہے ... اور جب سب کچھ اُس کے تابع ہو جائے گا تو بیٹا خود اُس کے تابع ہو جائے گا جس نے سب چیزیں اُس کے تابع کر دیں تاکہ سب میں خدا ہی سب کچھ ہو" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۴-۲۸)۔تب یہ بادشاہی پھر باپ کے ہاتھ میں آجائے گی۔

پانچواں باب

یسوع المسیح کی موجودہ اور آئندہ خدمت

اپنے صُعُودِ آسمانی کے بعد یسوؔع المسیح باری تعالیٰ کے دہنے ہاتھ جا بیٹھے۔ دیکھئے افسیوں ۱: ۱۹-۲۰: "ہم ایمان لانے والوں کے لئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قوت کی تاثیر کے موافق جو اُس نے مسیح میں کی جب اُسے مُردوں میں سے جِلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بٹھایا۔" سوال یہ ہے کہ اب آپ آسمان پر کیا کر رہے ہیں؟ شاید کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ جب آپ صلیب پر تھے تو آپ نے فرمایا تھا کہ "تمام ہُوا"، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا کام ختم ہو چکا ہے اور اب آپ اِستراحت فرما رہے ہیں۔ اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ آپ کی اِس سے مراد یہ تھی کہ خدا باپ نے نوعِ انسان کی نجات کے لئے جو کام آپ کے سُپرد کیا تھا آپ نے اُسے احسن طریقہ سے پورا کیا، جس کی تصدیق حق تعالیٰ نے آپ کو مُردوں میں سے جِلا کر کی یعنی جو کفارہ آپ نے گنہگار انسانوں کے لئے صلیب پر دیا خدا نے اُسے قبول کر لیا ہے۔ آپ اب بھی بڑی سرگرمی سے اپنی درمیانی کی خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ا۔ یسوع المسیح کی موجودہ خدمت

جب یسوع المسیح اس جہان میں تھے تو آپ نے تین طرح سے اپنی خدمت انجام دی یعنی بطور نبی، بطور کاہن اور بطور بادشاہ۔ اور اب آپ آسمان میں بھی یہی خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن قدرے فرق طریقے سے۔

و۔ بطور نبی

پہلے یسوع المسیح بنفسِ نفیس لوگوں کو تعلیم دیا کرتے، ان کی راہنمائی کرتے اور حق تعالیٰ کا پیغام اُن تک پہنچاتے تھے۔ لیکن اب آپ یہ پاک روح کی معرفت کرتے ہیں۔ آسمان پر تشریف لے جانے سے پیشتر آپ نے اپنے شاگردوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ آسمان پر جاکر پاک روح کو بھیجیں گے جو ان کو آپ کی تمام باتیں یاد دلائے گا، ان کو تعلیم دے گا اور ان کی راہنمائی کرے گا۔ ملاحظہ کیجئے: "وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا" (یُوحنّا ۱۴: ۲۶)۔ مزید دیکھئے: "لیکن جب وہ یعنی سچائی کا رُوح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دِکھائے گا ... اِس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کرکے تمہیں خبریں دے گا" (یُوحنا ۱۶: ۱۳-۱۴)۔

یہ وعدہ پنتِکُست کے روز پورا ہُوا۔ لکھا ہے: "جب عیدِ پنتِکُست کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا۔ اور انہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دِکھائی دیں

اور اُن میں سے ہر ایک پر آٹھہریں۔ اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُن کو بولنے کی طاقت بخشی" (اعمال ۲: ۱-۴)۔ اُس دن سے یسوع المسیح ایک عظیم نبی کے طور پر پاک رُوح کے ذریعہ مختلف طریقوں سے کام کر رہے ہیں۔ مثلاً پاک کلام کو الہام سے لکھوانے سے، رسولوں اور خادموں کے انجیل کی خوشخبری کو پھیلانے سے، کلیسیا کی راہنمائی کرنے اور اُسے سچائی کا ستون بنانے سے اور ایمانداروں کو روحانی بلوغت تک پہنچانے سے۔

ب۔ بطور کاہن

جب یسوع المسیح اس سرزمین میں تھے تو آپ نے کہانت کے فرائض انجام دیئے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ قربانی کا برّہ بھی خود ہی تھے۔ جب آپ نے اپنی خدمت شروع کی تو یُوحنّا اصطباغی (یحییٰ نبی) آپ کو دیکھتے ہی پہچان گیا اور اس نے اعلان کیا کہ "دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے" (یُوحنّا ۱: ۲۹)۔ لیکن آپ ہارُون کی کہانت کے طریق پر کاہن نہ تھے بلکہ ملکِ صِدق سالم کی طرز پر کیونکہ آپ ابد تک کاہن ہیں۔ آپ کی مصلوبیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کی کہانت کا خاتمہ ہوگیا ہے بلکہ یہ کہ آپ کے دکھ اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔

بائبل مقدّس بتاتی ہے کہ آپ خدا کے دہنے بیٹھے ہوئے اپنی کہانت کی خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے: "ہاں وہی خداوند کی ہیکل کو بنائے گا اور وہ صاحبِ شوکت ہوگا اور تخت نشین ہوکر حکومت کرے گا اور اُس کے ساتھ کاہن بھی تخت نشین ہوگا اور دونوں میں صلح و

سلامتی کی مشورت ہوگی" (زکریاہ ۶ : ۱۳ مزید دیکھئے عبرانیوں ۴ : ۱۴؛ ۷ : ۲۴-۲۵؛ ۸ : ۱-۶؛ ۹ : ۱۱-۱۵، ۲۴-۲۶؛ ۱۰ : ۱۱-۲۲؛ ۱- یوحنا ۲ : ۲) - آپ اپنی تکمیل شدہ قربانی کو، خدا کے معاف کرنے والے فضل کے دیئے جانے کے لئے بطور جواز متواتر پیش کرتے رہتے ہیں - نیز آپ اپنے ذبیحی کام کو مؤثر بنانے کے لئے اِس کا اطلاق گنہگاروں کو راستباز ٹھہرانے اور پاک کرنے کے لئے بھی مسلسل کرتے رہتے ہیں -
مزید برآں آپ اپنی تکمیل شدہ قربانی کی بنیاد پر اپنے پیروکاروں کی اس دنیا میں حفاظت اور اُن کی دعاؤں اور خدمت کو قابلِ قبول بنانے کے لئے خدا سے اُن کی سفارش بھی کرتے رہتے ہیں -

ج - بطور بادشاہ

یسوع المسیح نبی اور کاہن کے طور پر اب بھی سرگرمِ عمل ہیں لیکن اِس کے ساتھ ساتھ آپ بادشاہ بھی ہیں - آپ اُن لوگوں کے دلوں میں جو آپ کو قبول کرتے ہیں اور ایمانداروں کی جماعت یعنی کلیسیا پر پاک رُوح اور ان افراد کے ذریعہ جنہیں آپ نے کلیسیا پر مقرر کر رکھا ہے حکمرانی کرتے ہیں -
آسمان کی کل قوتیں آپ کے ماتحت ہیں اور فرشتے آپ کے پیامبر ہیں جو آپ کی برکات مومنین تک پہنچاتے اور اُن کی خطرات سے حفاظت کرتے ہیں - آپ مظاہرِ فطرت پر اختیار رکھتے ہیں اور اُس وقت تک حکمرانی کرتے رہیں گے جب تک آخری دشمن کو زیر نہیں کر لیتے (پڑھیے ۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۲۴-۲۸) - لیکن آپ کی رُوحانی بادشاہی ابد تک قائم رہے گی -

۲ - یسوع المسیح کی آئندہ خدمت

یسوع المسیح کی آئندہ خدمت میں متعدد کام شامل ہیں - ہم یہاں آپ کے تین کاموں کو بیان کریں گے : آمدِ ثانی ، ہزار سالہ حکومت اور آخری عدالت -

۱ - آمدِ ثانی

یسوع المسیح کی پہلی آمد وہ تھی جبکہ آپ پستی اور فروتنی میں ایک بچے کی صورت میں اس جہان میں تشریف لائے - دوسری آمد وہ ہوگی جبکہ آپ اپنے پورے جاہ و جلال میں آئیں گے، تاہم اس آمدِ ثانی کے بھی دو حصے ہیں؛ پہلا، آپ بادلوں پر آئیں گے - لیکن زمین پر نہیں - دوسرا، آپ زمین پر اپنے راستباز بندوں کے ساتھ آئیں گے -

(ا) - بادلوں پر آمد یا فضائی استقبال : انجیل جلیل صاف الفاظ میں بیان کرتی ہے کہ آپ دوبارہ تشریف لائیں گے، بلکہ یسوع المسیح نے خود بھی اِس کی طرف اشارہ کیا - فرمایا : "اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا - اور اُس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی" (متی ۲۴ : ۳۰) - ایک اور موقع پر فرمایا "بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اِس کے بعد تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے" (متی ۲۶ : ۶۴) -

جب یسوع المسیح بادلوں پر آئیں گے تو وہ ایماندار جو مر چکے ہیں زندہ ہو جائیں گے اور وہ جو زندہ ہوں گے وہ سب اُڑ کر بادلوں پر یسوع المسیح کا استقبال کریں گے۔ انجیل مُقدّس میں یوں مرقوم ہے :

"اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں اُن کی بابت تم ناواقف رہو تاکہ اَوروں کی مانند جو نا اُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اُٹھا تو اُسی طرح خُدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہُوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا اِستقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۳ - ۱۸)۔

یہ تو ہمیں علم نہیں کہ یہ کیونکر ہو گا، تاہم کلامِ مقدس ہمیں بتاتا ہے کہ "اُس وقت دو آدمی کھیت میں ہوں گے ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ دو عورتیں چکّی پیستی ہوں گی ایک لے لی جائے گی اور دوسری چھوڑ دی جائے گی" (متی ۲۴ : ۴۰ - ۴۱)۔ لیکن دنیا بدستور چلتی رہے گی اور لوگ اپنے کام کاج یونہی کرتے رہیں گے۔ ملاحظہ کیجئے: "جیسا نوح کے دنوں میں ہُوا ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہو گا۔ کیونکہ جس

طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اُس دن تک کہ نُوح کشتی میں داخل ہُوا۔ اور جب تک طوفان آ کر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہوئی اُسی طرح ابنِ آدم کا آنا ہو گا" (متی ۲۴ : ۳۸ - ۳۹۔ مزید دیکھئے مرقس ۱۳ : ۳۱ - ۳۷؛ ا۔تھسلنیکیوں ۵ : ۲ - ۳)۔

یسوع المسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق کسی کو علم نہیں کہ آپ کب آئیں گے۔ آپ کی آمد اچانک ہو گی۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: "اُس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جھُوٹے مسیح اور جھُوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے ... پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پُورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہو گا" (متی ۲۴ : ۲۳ - ۲۷)۔ تاہم، آپ نے کچھ نشانات بتائے ہیں جن کی مدد سے ہم تھوڑا بہت اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کی آمد قریب ہے لیکن ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ آپ کس دن آئیں گے۔ ہم یہاں چند ایک علامتیں درج کرتے ہیں :

جنگ و جدل، زلزلے اور کال : ایک مرتبہ یسوع المسیح کوہِ زیتون پر تشریف فرما تھے تو آپ کے شاگرد آپ کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ آخرت کب ہو گی۔ آپ نے انہیں چند نشان بتائے۔ فرمایا "قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے" (متی ۲۴ : ۷)۔

اگر آپ دنیا کے حالات پر نظر دوڑائیں تو دیکھیں گے کہ متعدد ممالک ایک دوسرے سے جنگ و جدل میں مصروف ہیں۔ پھر دنیا کے کسی نہ کسی علاقے میں ہر روز ہی بھونچال آتا رہتا ہے۔ چند برس ہوئے امریکی ریاست کیلی فورنیا میں شدید زلزلہ آیا جس سے بے حساب مالی و جانی نقصان ہوا۔ ترکی میں زلزلہ سے ہزاروں مکان ملبے کا ڈھیر بن گئے اور لاتعداد لوگ ہلاک ہو گئے۔ قحط تو اب ایک عام سی بات بن گئی ہے بہت سے ممالک میں خوراک کی کمی ہے۔ ایتھوپیا اور سوڈان میں تو اتنا شدید قحط پڑا کہ لاکھوں لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔

بے دینی بڑھ جائے گی اور بہتیروں کی محبّت ٹھنڈی پڑ جائے گی : یسوع المسیح نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا "بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبّت ٹھنڈی پڑ جائے گی" (آیت ۱۱؛ نیز دیکھئے ۲۔تھسلنیکیوں ۲: ۳)۔

فی زمانہ دُنیا میں گناہ کی افزونی ایک ایسی حقیقت ہے جو کسی ثبوت کی محتاج نہیں۔ اخبارات گواہ ہیں کہ قتل و غارت، اغوا، ہوسِ زر اور گینگ ریپ روزمرّہ کا معمول بن گئے ہیں۔ آج کا مہذب انسان اخلاقی اَقدار کو قطعی فراموش کر چکا ہے۔ اُسے دوسروں کے حقوق غصب کرنے میں قطعی عار محسوس نہیں ہوتی۔ یہ اس بات کا نشان ہے کہ لوگوں کی آپس میں محبت ٹھنڈی پڑ چکی ہے اور نتیجۃً ہر طرف نفسا نفسی ہے۔

پہلے سب قوموں میں انجیل کی اشاعت ہو گی : یسوع المسیح نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا تھا کہ وہ تمام دنیا میں انجیل کی منادی کریں۔ ملاحظہ ہو: "پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو" (متّی ۲۸: ۱۹)۔

اگرچہ آپ کے شاگرد اُس وقت سے لے کر اب تک نجات کے پیغام جاں فزا کو تمام دنیا میں پھیلانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں تو بھی ان کا عملاً ہر جگہ پہنچنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لیکن اب سائنسی ترقی نے اس بے حد دشوار کام کو آسان بنا دیا ہے۔ اب ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ انجیل کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ اب شاید ہی کوئی علاقہ انجیل کی دسترس سے باہر ہو۔ اِس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یسوع المسیح کی آمد بہت قریب ہے۔

یسوع المسیح کی یہ آمد دیدنی ہو گی اور آپ اُسی جسم کے ساتھ تشریف لائیں گے جس کے ساتھ صُعُود فرمایا تھا۔ متی ۲۴: ۳۰ میں یُوں مرقوم ہے: "اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اُس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی" (مزید دیکھئے متی ۲۶: ۶۴؛ مرقس ۱۳: ۲۶؛ لُوقا ۲۱: ۲۷؛ اعمال ۱: ۱۱؛ مکاشفہ ۱: ۷)۔

یسوع المسیح کی آمدِ ثانی کا مقصد

یسوع المسیح اس دنیا میں دوبارہ اس لئے آئیں گے تاکہ اپنے

ایماندار بندوں کو اپنے ساتھ آسمان پر لے جائیں اور وہ ابد تک آپ کے ساتھ سکونت کریں۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: "تمہارا دِل نہ گھبرائے۔ تم خُدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔۔۔ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لُوں گا تاکہ جہاں مَیں ہوں تُم بھی ہو" (یوحنا ۱۴: ۱-۴)۔

تمام ایماندار جو بادلوں پر المسیح کا استقبال کریں گے اُن کی وہاں عدالت ہو گی کہ انہوں نے اس زندگی میں کیسے کام کئے: "ضرور ہے کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے تاکہ ہر شخص اپنے اُن کاموں کا بدلہ پائے جو اُس نے بدن کے وسیلہ سے کئے ہوں خواہ بھلے ہوں خواہ بُرے" (۲-کرنتھیوں ۵: ۱۰)۔ اِس کے بعد برّہ کی شادی کی ضیافت ہو گی (مکاشفہ ۱۹: ۹) اور پھر آپ اپنے ایماندار بندوں کو لے کر کوہِ زیتون پر نزول فرمائیں گے تاکہ مخالف مسیح کو جس کا عدد ۶۶۶ ہے ہلاک کریں۔ پہلے آپ بادلوں پر تشریف لائے تھے لیکن اس مرتبہ آپ زمین پر نزول فرمائیں گے اور اپنی ہزار سالہ حکومت قائم کریں گے اور پھر آخری عدالت ہو گی۔

ب۔ ہزار سالہ بادشاہی

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے یسوؔع المسیح کی آمد پر ایماندار تو آسمان پر اٹھا لئے جائیں گے لیکن یہ دنیا بدستور یونہی چلتی رہے گی، تاہم ایک فرق یہ ہو گا کہ ہمیں بہکانے والا یعنی ابلیس ہزار سالہ حکومت کے آغاز

ہی پر ایک ہزار سال کے لئے قید کر دیا جائے گا۔ ملاحظہ فرمایئے:

"پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اُس نے اُس اژدھا یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار سال کے لئے باندھا۔ اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اور اُس پر مُہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اِس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے" (مکاشفہ ۲۰: ۱-۳)۔

اِس عرصہ میں راستباز لوگ جو المسیح کی آمد پر زندہ ہوں گے یا وہ جو مر چکے تھے اور زندہ ہوئے آپ کے ساتھ حکومت کریں گے۔ ہزار سال کے بعد شیطان کچھ عرصہ کے لئے رہا کر دیا جائے گا اور وہ قوموں کو دوبارہ گمراہ کر کے اور اُنہیں جمع کر کے لڑائی کے لئے نکلے گا۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہو گی اور وہ یروشلیم کو چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ تب آسمان سے آگ نازل ہو کر ان کو کھا جائے گی اور ان کے سردار ابلیس کو پکڑ کر آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا اور وہ ابد تک عذاب میں رہے گا (مکاشفہ ۲۰: ۷-۱۰)۔

ج۔ آخری عدالت

اِس دنیا میں متعدد مذاہب پائے جاتے ہیں اور اُن کے اعتقادات بھی مختلف ہیں، تو بھی وہ قریباً سب ہی اس بات پر متفق ہیں کہ ایک

وقت آئے گا جبکہ سب بنی آدم کی عدالت کی جائے گی۔ اِس کے بارے میں بائبل کی تعلیم نہایت صاف ہے۔ پُرانے عہد نامہ میں اِس کا ذکر ملتا ہے: "خُداوند ... زمین کی عدالت کرنے کو آرہا ہے۔ وہ صداقت سے جہان کی اور اپنی سچائی سے قوموں کی عدالت کرے گا" (زبور ۹۶:۱۳)۔ مزید دیکھئے: "خُدا ہر ایک فعل کو، ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا" (واعظ ۱۲:۱۴)۔

نئے عہد نامہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ یسوع المسیح نے خود فرمایا: "نینوہ کے لوگ عدالت کے دن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اُن کو مجرم ٹھہرائیں گے کیونکہ اُنہوں نے یُوناہ کی منادی پر توبہ کر لی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو یُوناہ سے بھی بڑا ہے" (متی ۱۲:۴۱، مزید دیکھئے متی ۱۶:۲۷؛ ۲۵:۳۱-۴۶؛ اعمال ۱۷:۳۰-۳۱؛ رومیوں ۲:۵-۱۰؛ ۱۴:۱۲؛ ۲-کرنتھیوں ۵:۱۰؛ عبرانیوں ۹:۲۷؛ مکاشفہ ۲۰:۱۱-۱۵)۔

اِس عدالت کے مُنصف یسوع المسیح خود ہوں گے ملاحظہ کیجئے: "اُسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا، اِس لئے کہ وہ آدم زاد ہے" (یُوحنّا ۵:۲۷)۔ مزید دیکھئے "پس خُدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں۔ کیونکہ اُس نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے جِلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے" (اعمال ۱۷:۳۰-۳۱)۔

یسوع المسیح ہمارا اِنصاف اس لئے کریں گے کیونکہ آپ نے ہمارا کفارہ دیا ہے اور یہ آپ کی سرفرازی کا حصّہ ہے۔ اِس میں فرشتے آپ کے

مددگار ہوں گے: "جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے" (متی ۲۵:۳۱-۳۲)۔ نیز ایماندار لوگ بھی آپ کے مددگار ہوں گے۔ ملاحظہ فرمایئے: "کیا تم نہیں جانتے کہ مُقدس لوگ دُنیا کا انصاف کریں گے؟ ... کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے؟" (۱-کرنتھیوں ۶:۲، ۳؛ مکاشفہ ۲۰:۴) لیکن یہ علم نہیں کہ وہ کیسے مدد کریں گے۔

اِس آخری عدالت میں ہر فردِ بشر کو حاضر ہونا پڑے گا۔ اعمال ۱۷:۳۱ میں یُوں مرقوم ہے: "اُس (خدا) نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے جِلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے" (مزید دیکھئے واعظ ۱۲:۱۴، متی ۱۲:۳۶، رومیوں ۲:۱۶؛ ۱۴:۱۰؛ ۲-کرنتھیوں ۵:۱۰؛ مکاشفہ ۲۰:۱۲)۔

لیکن اِس عدالت میں جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے وہ ایماندار شامل نہیں ہوں گے جو المسیح کے بادلوں پر آنے تک باری تعالیٰ پر ایمان لائیں گے۔ وہ اُڑ کر آپ کا استقبال بادلوں پر کریں گے اور اُن کی عدالت وہاں ہی اُن کے کاموں کے مطابق اجر دینے کے لئے ہو گی۔ تاہم، دنیا بدستور یونہی چلتی رہے گی اور اس دوران بھی متعدد لوگ خدا پر ایمان لائیں گے۔ اس آخری عدالت میں المسیح اُن کو بدکاروں سے جُدا کریں گے۔ اِن نیکوکاروں کو "بھیڑیں" کہا گیا ہے اور "بدکاروں" کو "بکریاں"۔

"جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنای عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو ... پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونو میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے" (متی ۲۵:۳۱-۴۱)۔

اِس کے بعد اِس آسمان اور زمین کو برباد کر دیا جائے گا اور ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین وجود میں آئے گی اور ازلیت ابدیت سے مل جائے گی اور پھر سب کچھ خدا ہی خدا ہوگا۔